مَن یُّؤتَ الحِکمۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیراً کَثِیراً

رسالہ حقائق اسرار الٰہی اور دقائق امور طبعی کا خلاصہ اُردو زبان مین طالبعلمون کے لیئے خوان احسان اور رذیلون کے لیئے گرانبہا ارمغان

موسوم بہ

قُدرتِ الٰہی

از تصنیفات فاضل اجل مولوی محمد عبد الرحمن خان صاحب کلیانی سابق حاکم محکمہ اپیل عدالت دیوانی و فوجداری حال سپرنٹنڈنٹ پولیس و جج عدالت اور دیوان ... ریاست میواڑ

جسکو جناب مصنف صاحب نے نظر ثانی ... ترمیم و اصلاح فرما کر نظر فیہ کا موقع محققون کے لیئے رکھا اور طبع اول کی بہ نسبت طبع چہارم مین صحت و صفائی کا زیادہ خیال رہا

سنہ ۱۸۹۵ء مین

جناب مولوی آل احمد حسن صاحب شوکت اڈیٹر و پروپرائٹر اخبار شحنۂ ہند کے اہتمام سے

شوکت المطابع شحنۂ ہند

میرٹھ

یا قدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبب تالیف

اس رسالہ موسوم بہ قدرت الٰہی مین وہ مسائل بیان کیئے گئے ہین جنکا کوئی کوئی مسئلہ مشاہدہ عجیب وغریب قدرت قادر مطلق کی حیرت سے ایسا دریا ناپید اکنار ہے جس مین عقل کا صندوق غرق ہو رہا ہے جسکا پتا نہین ملتا اس لیئے ایسے درس مین غلطیون کا رہنا ممکنات سے ہی نہین ہے بلکہ واجبات سے ہے خاصکر اوس حالت مین جب کہ مصنف کم استعداد ہو کس طرح غلطی سے محفوظ رہ سکے۔ اس حالت مین کوئی خیال کرے کہ ایسی کم علمی کی حالت مین کتاب بنانا کیا ضرور تھا اوسکی اصلاح اس مقولہ مشہور سے ہوسکتی ہے مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔ لہذا جو باتین ذہن مین تھین اُردو زبان مین جمع کی گیئن۔ ایسے آدمی بہت تھوڑے ہین جو اون اسرار کو جن مین بہت سے عجائبات زمینی اور طلسمات سماوی پوشیدہ ہین سمجھتے ہون بلکہ قدرت الٰہی جو تینون قسم کے اجسام منجمدہ۔ مائیہ۔ ہوائیہ کے بنانے مین ظاہر کی گئی ہے اور جن عجائب وغرائب اصولون سے انتظام ہوتا ہے اور جو قوتین اونسے ظہور پذیر ہین جن پر فیکل اور زندگی کا قیام منحصر اور سلسلہ انتظام عالم کا وابستہ ہے اور تمام اجسام اونسے متاثر ہو کر فطرتی زور سے زہر آلودہ اثرون کو حیوانات کی زندگی قائم رکھنے کے لیئے دافع اور حیرت انگیز کرشمے اور نادرات کے مظہر ہین اونپر بھی کچھ خیال نہین انسان مین منجملہ دوسری قوتون کے عقل اور وہم ہین جنکی خادم قوت متخیلہ ہے وہ سخت مشکل اور ضرورت مین عقل کے ساتھ نتیجہ صحیح اور وہم کے ساتھ غلط لگا لیتی ہے اور انسان اکثر تابع وہم ہے لہذا میری التماس ہے کہ جو طالب علمون کو ان درسون کا علم حاصل کر کے دوسرون کو سکھانا اور سنانا چاہیئے تاکہ اون کے سبب مغالطات سے بچین۔

راقم
محمد عبد الرحمٰن کلیانی

یا فتّاحُ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

فضائے بسیط ہستی نامحدود اقطار و نامتناہی ابعاد مین عوالم کی تعداد حدِّ امکانِ بشری سے باہر ہی اونمین سے ایک عالم کے وسیع عرصہ کی حدود کا بھی مطلق تعیّن کسی حالت مین نہین ہوسکتا منجملہ اون بے حدّ و حساب عوالم کے ایک یہ عالم نظام شمسی ہی جس مین سیّارات شمس کے گرد فیض پانے کے لیے گردش کرتے ہین وہ بھی نہایت زیادہ ہین چنانچہ سیّارات اندرونی و بیرونی ۱۷ علاوہ ۲۲ اقمار کے جو اونمین سے بعض بعض سیّارے کے گرد ایک یا کئی پھرتے ہین اب تک دریافت ہوئے ہین باقی معلوم نہین کس قدر ہین اور دُم دار ستارون کی تعداد اس قدر ہی جس قدر سمندر مین مچھلیان منجملہ ان سیّارون کے کُرۂ زمین ہے۔ ممکنات ہستی کے بیان مین زمین کا بیان ایسا ہے جیسے موجود کے بیان مین زید کا ذکر یعنی موجود کی تعمیم کے بعد تخصیص سے جوہر اور جوہر سے مادّہ اور مادّہ سے اجسام اور اجسام سے نباتات اور نباتات سے حیوان اور حیوان سے انسان اور انسان سے زید حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح بے حد فضائے بسیط ہستی مین عوالم اور عوالم مین ثوابت اور ثوابت مین آفتاب اور آفتاب کے متعلق عرصۂ وسیع لامحدود الابعاد (جس مین سیّال الطف جسے ایتھر کہتے ہین پھیلا ہوا ہے اور تمام جہان مین موجود ہے) مین سیّارات۔ اور سیّارات (تین طرح کے ہین اوّلے اندرونی و بیرونی اور سیّارات ثانوی یعنی اقمار اور بے حد ستارہاے دُنبالہ دار) مین زمین ہے غرض اوسکی مخلوقات مین ہستی اور موجود سے عام تر اجمال اور زمین اور زید سے خاص تر تفصیل نہین اگر کوئی سوال کرے کہ زمین مین کئی اجناس ایسی ہین کہ جداگانہ ہر ایک عالم خیال کیے جاسکتے ہین پھر خاص تر کی تفصیل کہان ہی؟ اوسکا جواب یہ ہی کہ زید مین بھی جزویات بے شمار ہین جیسے اوس کے اعضاے

یعنی وبیرونی پتھر اونکے بے حد اجزاء جنسے وہ مرکب ہین۔ ایسے ہی زمین کے جزویات نامحدود ہین مثل اجسام
دائمہ اور سیالات اور جمادات اور نباتات اور حیوانات کے جنکو اجناس گردان کر اونکی بے شمار نوعین قرار دی
ہین جنکے افراد کی انتہا نہین ہے ع بیرون تر از خیال و قیاس و گمان و وہم ۔ یہان تعمیم کے بعد تخصیص
یا اجمال کے بعد تفصیل کی حد آخری مجازی ہے حقیقی نہین ورنہ بال کی بھی کچھ حقیقت ہے مگر اوسکا
مجوف ہونا اجزاء صغار سے بننا۔ کئی رنگ کا ہونا اور کچھ عرصہ تک متواتر تراشنے کے بعد بھی جس انداز پر
جہان ہے اوسی مطابق رہنا طول مین اوس سے زیادہ نہ بڑھنا اور اون تراشیدہ بالون کا مجموعہ
اصل سے دراز ہونا۔ اوس کا مرکب ہونا خون دانہ دار کا اوس مین دورہ کرنا سیاہ سے سفید ہونا۔ اوسکا
اصل و فرع نوک دار اور گاؤدم کی حالت مین ہونا۔ اوسکی بیرونی جرم کا ایک انچ کے ۰۰ ۴۴ وین حصہ
باریک ہونا اوسکے اندر کا گودا جڑ کی گرہ اوسکا ایستادہ رہنا۔ جسم پر کہین ہونا کہین نہونا اوسکی تبدیل
اور تغیر کی صورتین علت غائی اور بہت سے دقایق مفصلہ چاہتے ہین۔ اب جاننا چاہیے کہ آفتاب کی شعاعین
فضاے عالم مین پھیلتی ہین جس کو روشنی کہتے ہین وہ دانہ دار ہین۔ اونکے دانون کی کوچکی پر خیال کرنا
چاہیے جو نہایت درجہ حیرت افزا ہی وہ چھوٹے جانورون کے اجزاء خون جو فقط عمدہ قوت سطحہ خوردبین سے
دیکھے جاتے ہین اوس گول دانہ سے جسکا قطر ایک انچ کا وشوان حصہ ہو اسقدر چھوٹے ہین جیسا وہ گول دانہ
ہماری زمین سے چھوٹا ہی مثلاً مونگ کے دانون مین سب سے چھوٹا دانہ جو نسبت تمام کرہ زمین کے ساتھ (جسکی
سطح بیرونی بیس کروڑ میل مربع اور اندرونی پونے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہی) رکھتا ہی وہی نسبت
خوردبین کے ذریعہ سے جو جانور نظر آتے ہین اونکے خون کے دانہ کے ساتھ ہی۔ گویا اوس خون کے دانہ کے
مقابلہ مین مونگ کا چھوٹا دانہ ایسا ہی جیسا اوسکے سامنے تمام کرہ زمین بڑا ہی اور با اینہمہ کوچکی اجزاء خون
بہ نسبت اجزاء نور کے ایسے بڑے ہین جیسے نہایت چھوٹے ذرہ کے مقابلہ مین بڑا پہاڑ۔

اجزاء نور نظام شمسی کے مدار۔ (اسکا بیان مختصر آگے آئیگا) کے درمیان فضاے بسیط مین مبسوط تھی
کسی کیفیت سے اجتماعی حالت مین (یہ اون اسباب نامعلوم سے جنکی بدولت عجائب شعبدات آسمانی اور
غرائب طلسمات فلکی جلوہ نما ہین) بیرونی سطح کی حرارت سیال الطف ایتھر کی سردی کے سبب
مخفی ہونے پر جذب مرکز سے فضاے مرطوب کے بخارون سے محیط ہونے پر طبقات تہ بتہ کے بعد دیگرے
سے (گرم دھات کی پتری پر پانی کے قطرے ڈالنے سے جھلی سا طبقہ ظاہر ہوگا) مثل غلاف کے محصور ہوکر
کرہ بنگئی اور وہ کرہ جو عناصر سے وقت نہایت مکدر مضطرب متبدل اور متغیر حالت مین تھا۔

جاننا چاہیے کہ موجود جوہر کہلاتا ہی خواہ مادیات سے ہو مثلاً اجسام کی خاصیت ذاتیہ۔ امتناع تداخل

ابعاد ثلاثہ شکل - قابلیت انقسام - مسامیت - قسر اور تجاذب سے بری نہو - یا مجردات سے ہو - مثل ارواح اور
عقول اور صفات کے منجملہ خاصیت ذاتیہ اجسام کے قسر وہ حالت ہی کہ جو جسم ساکن ہے وہ ہمیشہ ساکن رہیگا
کبھی حرکت نہین کریگا - اور جو متحرک ہوا وہ ہمیشہ حرکت مین رہیگا کبھی ساکن نہوگا - کرۂ زمین پر حرکت دائمی
کی مثال نہین پائی جاتی وجہ یہ ہے کہ جو جسم حرکت مین لایا جاویگا وہ اوّل تو ہوا مین گزرنے کی مزاحمت
سے رکیگا اور کشش زمین اوسکی رفتار کے روکنے کے لیے دوسری مزاحمت ہے - اگر یہ دو مزاحمتین
عایق نہوتین تو وہ جسم جو حرکت مین لایا گیا بخط مستقیم فضاے وسیع نامحدود مین ہمیشہ روان رہتا
گیند اور منجنیق سے آسمان مین پھینکا ہوا پتھر - اور توپ سے چلا ہوا گولہ زمین پر واپس نہ آتا سیدھا
خلا مین چلا جاتا - زمین دو حرکتون سے متحرک ہے - ایک حرکت محوری جسے رات دن ہونے کے
سبب گردش روزانہ کہتے ہین - اور دوسری حرکت دَوری جس کو اپنے مدار پر سورج کے گرد پھرنے
سے گردش سالانہ بولتے ہین - یہان یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جب کرۂ زمین بنا تو وہ حرکت قسری
کے تابع کس طرح ہوا جس کا دفعیہ اس طرح ہوسکتا ہی کہ عرصۂ وسیع نظام شمسی سیارات کی کشش سے متاثر ہی
جس سے کوئی جسم اوس مین بحالت سکون وقرار نہین رہ سکتا - ضرور متحرک رہیگا (اگرچہ سیال الطف ایتھر
سے جو تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہی اوسکی حرکت مین خفیف تر مزاحمت ہو - لیکن ایسی خفیف مزاحمت سے
اوسکی حرکت مین چندان فرق نہین آئیگا -) اور اسی کشاکشی کے سبب کرۂ زمین کو حرکت دَوری
اور محوری سے متاثر ہونا پڑا (کسی گیند کے لڑکانے کی حالت مین دونو حرکتین ظاہر ہوتی ہین) نظام
شمسی مین آفتاب سے بڑا کوئی جسم نہین ہے - وہ کرۂ زمین سے ۱۴۱۰۱۰۰ حصہ بڑا ہے
کائنات مین تمام اشیا قوت جاذبہ سے اثر پذیر ہین - قوت جاذبہ کئی قسم پر ہے منجملہ اونکے
ایک جذب ہے جو بڑی چیز چھوٹی چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہے - اسی قاعدہ سے سورج زمین کو جذب کرتا
ہے - لیکن زمین حرکت دَوری کے سبب قوت مدافعت پیدا ہونے سے اثر جذب کو قبول نہین کرتی
کسلیے کہ حرکت دَوری قوت متنفر المرکز پیدا کرتی ہے - چنانچہ جذب اور دفع مین معادلت واقع ہوئی
ہے نہ زمین کو سورج جذب کرتا ہے نہ زمین گردش کے سبب اوس سے آگے تنفر کے سبب جا سکتی
ہے جو کہ جذب کی تاثیر فاصلے سے باندازہ مجذور گھٹتی ہے - اسلیے جو جسم سورج کے پاس ہوگا اوسپر اثر
جذب کا زیادہ ہوگا لہذا اوسکی حرکت دَوری اوسکے دفع کے لیے سریع تر ہوگی اور جو دُور ہوگا اوسپر
جذب کم ہوگا اس لیے اوس کی حرکت دَوری کم جذب کے سبب سست تر ہوگی تاکہ قوت مدافعت
جذب کی مساوی رہے اور یہی قاعدہ نظام شمسی کے سیارون مین ہے - اب غور کرنا چاہیے کہ فراخ

کرہ شعاعی (جسکے جوف مین نہایت سخت حرارت جسکا اندازہ نہین ہوسکتا ہے) کے گرد جذب مرکزی اور
برودت سیال الطف اتھر سے طبقات کی صورت پر حجارہ اور فلزات کی ترکیب سے تہ بتہ بالائی سطح
کی حرارت کے سبب ہوائیہ سی سیال پھر اوس سے انجماد کی حالت مین بدفعات ہوتا گیا۔ یہان تک کہ
جمادات کی صورت سے وہ کرہ پر محتوی ہوئی جسپر نباتات پھر حیوانات۔ بہت سی تبدیلیون کے بعد پیدا
ہوئے اور یہ سب علاوہ حرارت اور خلا کے ۷۲ عنصرون سے جو اب تک دریافت ہوئے مرکب ہین لیکن
عنصرون کا ۷۲ ہی پر حصر نہین ہے زیادہ ہونگے جیسے علم اور تجربہ کو ترقی ہوتی جاتی ہے ویسی ہی تحقیقات
سے سوا معلوم ہوتے جاتے ہین۔ حرارت نے سب کو بنایا ہے اور سب حرارت سے بنے۔ وہ برق اور
روشنی وغیرہ سے عیان ہے حکماء (یونانی عالمون نے زمین۔ پانی۔ آتش۔ ہوا۔ چار عنصر اور ہند کے عالمون
نے چار عناصر مذکورہ کے سوا پانچوان عنصر خلا کو بھی سمجھا ہے) نے حرارت کو عنصر منجملہ پانچ عناصر کے سمجھا۔
اور طبقات انسان سے بعض نے آگ کو مظہر کل جانکر معبود قرار دیا۔ مگر حال کے حکماء ان پانچون (خلا
آگ۔ ہوا۔ پانی۔ مٹی) کو عنصر نہین جانتے۔ اور یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ خلا کچھ نہین ہے۔ اور اسی
طرح آگ بھی کچھ نہین۔ کئی تبدیلیون کا حاصل ہے۔ اور ہوا۔ پانی۔ مٹی۔ تینون مرکب ہین۔
تھوڑی آزمایش سے وہ مفردات جن سے یہ مرکب ہین علیحدہ علیحدہ معلوم ہوسکتے ہین۔ پس
ان پانچون مین کوئی بھی عنصر نہین ہے۔ اس دلیل مین یہ بات غور طلب ہے کہ خلا (آسمان یا
اکاس) اگرچہ کچھ نہین ہے مگر اوس مین سب عوالم موجود ہین اور یہ نظام شمسی بھی اوسی مین ہے
اسی طرح حرارت بھی اجسام نامیہ اور غیر نامیہ اور سب جگہ اور سب شے مین موجود ہے۔ ایسی صورت
مین اگر خلا کو عدم کے سبب عنصر نہین سمجھتے ہین تو حرارت کو موجود ہونے کے سبب عناصر بے
وتسن ہی مین شمار کرنا چاہیئے۔ باقی تین یعنی ہوا۔ پانی۔ مٹی۔ بے شک عنصر (بسیط یا مفرد) نہین
ہین۔ یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حرارت سے کرہ ہونے کے بعد نباتات سے حیوانات ظاہر
ہوئے سو اب بھی حرارت ویسی ہی موجود ہے۔ ہر زمانہ مین اس کرہ کو مثل ابتدائی حالت کے مادہ
زیادہ ہونے سے ہمیشہ بڑھتے رہنا لازم تھا برخلاف اسکے موجودہ حالت کرہ نباتات۔ حیوانات کی
مطلق تزاید اور ترقی پذیر نہین ہے۔ اوس کا جواب یہ ہے کہ تمام چیزون کی حالتین تین طرح
ہین اول تزاید یا ترقی۔ دوم انتہا یا اوج۔ سوم انحطاط یا تنزل۔ بعض اشیاء اور اکثر نباتات
مین ان کو نیا۔ پورا۔ پرانا۔ اور حیوانات خاصکر انسان مین طفلی۔ شباب۔ اور پیری کہتے ہین۔ اگر
تزاید کے بعد انتہائی حد نہوتی تو لازم آتا کہ اجسام نامیہ جن کا نمو محسوس ہوتا ہے۔ بڑھتے

سے چلے جائین - بمنزلہ اوس منجنیق کے پتھر چلائے ہوئے کے جو بشرط نہ ہونے مزاحمت ہوا اور
کشش زمین کے سیدھا بے روک خلا مین چلا جاتا - یعنی اوسی طرح تمام اشیا تزاید کی حالت
مین ترقی پاتی رہتین جس کی کہین حد نہ ہوتی لیکن جب کہ مزاحمت ہوا اور کشش زمین اوس منجنیق
کے چلائے ہوے پتھر کو روکتی ہے ویسے ہی اجسام کی انتہاے حد تزاید سے مانع ہے - اور اس عام
قانون سے کل اجسام کرہ زمین ہوائیہ - مائیہ - منجمدہ - نامیہ منضبط ہین - اور انہین تغیرات ضروری
سے عالم حادث اور ممکن اور خلاق عالم قدیم اور واجب سمجھا جاتا ہے - یہان اون لوگون کو جو
مثل خدا تعالے کے ارواح اور مادہ کو قدیم جانتے ہین خیال کرنا چاہیئے کہ جب فقط حرارت سے کرہ
زمین بن کر عالم نامیہ اور غیر نامیہ سے آباد ہوا تو کیا ممکن نہین ہے کہ اوس ایک ذات پاک تعالے
شانہ کی قدرت سے تمام عالم نے ظہور پکڑا ہو ؟

کرہ زمین کی سطح پانی سے اکثر ڈھکی ہوئی ہے یعنی ایک چوتھائی کے قریب تو خشکی ہے اور تین چوتھائی
کے قریب تری صحیح نسبت ہزار مین سے ۲۶۶ خشکی ہے ۷۳۴ تری ہے - پانی بہ نسبت زمین سب طرف
ہونے کے سبب خشکی سے زیادہ نظر آتا ہے لیکن باعتبار حجم کے اوسکی نسبت نہایت ہی کم ہے - زیادہ سے زیادہ
اوسکا عمق اب تک ۹ میل پایا گیا ہے - اگرچہ بعض بعض جگہ کی گہرائی اب تک معلوم نہین اور زمین کا
قطر قریب آٹھ ہزار میل کے ہے اوس کے گرد ۴۵ میل کے پھیلاو سے بادل یعنی ہوا ہے - سطح زمین
کی متماس ہوا بھاری ہے اور اوپر درجہ بدرجہ ہلکی ہوتی گئی ہے - یہان تک کہ تین میل بلندی تک
کی ہوا ۴۲ میل باقی کی برابر ہے اور اوس سے اوپر کی ہوا لطیف ہوتی ہوئی اس قدر رقیق ہے کہ پرند
اوس مین نہین اوڑ سکتے بلکہ غایت لطافت اور رقت سے آفتاب کا عکس بھی قبول نہین کرتی اور نہ
تنفس مین آسکتی ہے - اس کرہ پر اجسام نامیہ اور غیر نامیہ حرارت آفتاب سے رنگ برنگ کے بیشمار
پائے جاتے ہین مگر آفتاب کی حرارت بہ نسبت سابق کم ہوگئی ہے اور ہوتی جاتی ہے اور نظام شمسی کے
سیارون مین بھی بباعث اس گھٹاو کے تبدیلات اجسام نامیہ مین ہوتے جاتے ہین - ہاتھیون اور گینڈون
کی ہڈیان اور تاڑ کے درخت کے کھوکے جو سرد ملکون مین پائے گئے ہین اس دلیل کے مثبت سمجھے جاتے ہین
گرم اقلیم کے حیوانات قطب کے نزدیک کے ملکون مین جب رہتے تھے جو آج کم حرارت سے سرد ہونے کے
سبب وہان نہین ہین اوس وقت خط استوا کے قریب بہت سی خشک زمین زیادہ حرارت مین
مجتمع تھی جس کے وسیلے سے حرارت ضروری اون تک اسقدر پہونچتی تھی جس قدر کہ آج خط استوا کے گرد
ہے اور اوسی زیادتی حرارت سے اطراف خط استوا مین اجسام نامیہ ناپید اتھے اور جو ہون گے اون کی

حالت اونسے دوسری وضع پر ہوگی جسکی کوئی علامت اوسی حرارت کی تبدیلیون نے ہمکو اثبات کے لیئے اب باقی نرکھی اور اوسکے باوجود قطبین کے گرد مناسب حرارت پہونچنے سے وہ موجود تھے جو آج کمی حرارت کے سبب زیادہ سرد ہوجانے پر نہین رہی اور اب پھر آیندہ زمانہ مین اسی گھٹاو حرارت کے سبب خط استوا یا اوسکے گرد منطقہ حارہ مین قطبین کے مانند سردی ہوجائیگی جسکا ایک سبب ایسا بیان کیا گیا ہے کہ سورج مین حرارت کی آمد نہین ہے اور اوسکا صرف ہی لابحالہ گھٹاو ہونا چاہیئے اسلیئے اوسکی حرارت گھٹتی جاتی ہے۔ آخر کو حرارت نرہنے سے روشنی معدوم ہوجائیگی اور اجسام نامیہ کا اعدام ہوجائیگا۔ اجسام نامیہ بغیر حرارت زندہ نہین رہسکتے پس جو حرارت انکے لیئے لابدی ہے اوس کے کم ہونے سے اونکی فنا کی طرف اونکی متغیر حالت شاہد ہے۔ مثلاً کوئی گملا کسی پھول کی روئیدگی کا کسی تاریک مکان مین رکھین وہ کملانے لگیگا اور کوئی روزن روشنی کے لیئے اوسی مکان مین کرین جس سے روشنی اوس مین آئے اس حالت مین اوس گملہ کے جس قدر پھول ہونگے روشنی کے روزن کی طرف جھک جائینگے۔ اسی طرح حیوانات کی حالت ہے۔ انمین سے کوئی تاریک مکان مین ہو اور کسی طرف روشنی کا روزن ہو اوسی طرف اوسکا میلان ہوگا۔ کوئی خیال کرے کہ بہت سے جانور سوراخون مین رہتے ہین اور بہت سے سمندر کی تہ مین اونکو روشنی نہین پہونچتی ہے وہ کیونکر جیتے ہین ؟ اسکا دفعیہ اس طرح ہے کہ اجسام سیال روشنی پہونچانے کے لیئے بسبب کثافت جو انکے انحراف ضو سے عمدہ وسائل ہین۔ تم نے صاف پانی بہتا ہوا یا ٹھیرا ہوا ایسا کوئی جگہ دیکھا ہوگا جسکی تہ کی چیزین کچھ تغیر کے ساتھ سب نظر آتی ہین۔ پانی مین پتھر ڈالتے ہین وہ دور تک اندر پانی کے ڈوبتا ہوا نظر آتا ہے اسکا سبب یہ ہے کہ سورج کی کرنین پانی مین اندر جاتی ہین اور روشنی پہونچاتی ہین جہان سمندر زیادہ گہرا ہوتا ہے وہان روشنی کم پہونچتی ہے مگر ایسی کوئی جگہ جہان اجسام نامیہ پائے جاتے ہین نہین ہے کہ وہان حرارت یعنی روشنی کو عدم کہہ سکین۔ گہرے سمندر کی تہ جہان کے جانور روشنی نہ پہونچنے کے سبب بینائی نہین رکھتے ہین وہان بھی حرارت موجود ہے جس سے وہان اونکا وجود ہے ورنہ نہین ہوتا۔ اور ہوا بہ نسبت اوسکے سیال الطف ہے جو روشنی کو سوراخون مین پہونچاتی ہے جب دن ہوتا ہے مکانون مین اندر کوٹھریون کے دھوپ نہین آتی مگر روشنی اچھی ہوتی ہے اوس مین ہم سب کام کرتے ہین یہ ہوا کا ہی سبب انحراف ضو سے ہے۔ آفتاب کے قبل طلوع اور بعد غروب کے روشنی کو صبح صادق اور شفق کہتے ہین اور جو ہوا مین انحناء شعاع سے ہوتی ہے اگر ہوا نہوتی تو بعد غروب اور قبل طلوع یا دن کو مکانون مین آدھی رات کی مانند اندھیرا رہتا۔ آفتاب کی شعاعین

بخط مستقیم نامتناہی ابعاد مین منتشر ہوتی ہین اگر ہم اونسے حجاب مین ہون یہانتک کہ جب آفتاب سمت الراس ہو اوس وقت شعاع (دھوپ) سے بچنے کے لیئے ایسا تختہ یا ڈھال سر پر رکھین جس کے حائل ہونے سے شعاع جسم پر نہ پہونچے اس حالت مین بھی ہم نہایت تاریکی مین آجائین لیکن ہوا کے سبب باوجود حجاب ہونے کے ہم روشنی مین رہتے ہین انحراف ضو اور کثافت جو کے سمجھنے کے لیئے جاننا چاہیے کہ اجسام سیال مین شعاعین متوالی اور متمائل ہوتی جاتی ہین اسلیئے اوس مین کی اشیاء اپنی اصلی صورت پر نظر نہین آتین مثلاً پانی کی تہ مین اجسام ٹیڑھے اور چپٹے بے ڈول نظر آتے ہین اور آفتاب وقت طلوع اور غروب بڑا اور چپٹا اور اپنی جگہ سے ہٹا ہوا دکھائی دیتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ جب روشنی آفتاب کی فضا سے جو مین پہونچتی ہے وہ منحرف ہوجاتی ہے اور جیسے زمین کی سطح سے بلندی بڑھتی جاتی ہے ویسے کثافت جو کی گھٹتی جاتی ہے۔ یہانتک کہ سمت الراس مین انحراف نہونے سے مثل افق کے متغیر مرئی نہین ہوتین۔ اور دوسری وجہ تنزل حرارت کی یہ ظاہر کی گئی کہ وہ فراخ حصہ فضا کا جس مین نظام شمسی اب دورہ کر رہا ہے سابق کی فضا سے زیادہ سرد ہے اور یہ بات علم ہیئت سے ثابت ہے کہ آفتاب (جسکے گرد سیارے اور دمدار ستارے اور سیاروں کے گرد اقمار پھرتے ہین اور اقتباس نور کا کرتے ہین اور اونکی حالتین زمین کے موافق نظر آتی ہین جلسے انکا آباد ہونا ظاہر ہوتا ہے) منجملہ ثوابت کے ایک ثابتہ ہے اور ہر ایک ثابتہ ثوابت مین سے جو بذاتہ نورانی ہے آفتاب ہے جس کے گرد بھی بہت سے سیارے مانند اوس زمین کے جو مسکن زندگانی اور خوشی کا ہے پھرتے ہونگے اور جسقدر ثوابت ہمکو پاس پاس دکھائی دیتے ہین اون مین بے انتہا فاصلہ ہے اور وہ بے شمار دوری پر واقع ہین سب سے متصل ثابتہ قدر اول زیادہ نورانی ہم سے ۸ لاکھ دفعہ بعد آفتاب کی نسبت دور ہے اور آفتاب کا بعد ہم سے ۹ کروڑ میل کا ہے اور ثوابت کی عدد حد مین روشنی کی رفتار ایک سکینڈ مین قریب ایک لاکھ کوس کے ہے اس سرعت رفتار پر بھی کم سے کم نزدیک ترین ثابتہ کی روشنی ہم تک تین برس مین آتی ہے اور جو دور ہین اونکی روشنی اس سے زیادہ عرصہ مین اور بہتون کی سیکڑون ہزارون برس مین اور بہتون کی لاکھون برس مین اور بہتون کی کروڑون برس مین آتی ہے۔ اور بہت سے ثوابت کی روشنی باوجود کروڑون برس گزرجانے کے باین سرعت رفتار تاحال ہم تک نہین آئی اور پھر اسقدر عرصہ گزرنے پر بھی نہ آویگی۔ یہ بے انتہا دوری ثوابت کی انسان سے محدود نہین ہوسکتی اور ان ثوابت کے اوضاع مین بھی نہایت کمی کے ساتھ کچھ فرق محسوس ہوتا ہے سو یہ ثوابت کسی ثابتہ الثوابت یا شمس الشموس کے ساتھ اوسی طرح سے متعلق ہین

جیسے آفتاب کے ساتھ بہت سے سیارون کا تعلق ہے جو منجملہ اون سیارون کے یہ کرۂ زمین کا بھی ہی
اور اوسکے گرد ثوابت کروڑون اور اربون برس مین دورہ پورا کرتے ہین - چنانچہ یہ ہمارا آفتاب معہ اپنے
متعلقین کے جسے نظام شمسی کہتے ہین (آفتاب اور سب اجرام فلکیہ جو اوسکے گرد حرکت کرتے ہین
اونکے تمام انتظام کو نظام شمسی کہتے ہین) شمالی عرصۂ نامتناہی ابعاد مین چلا جارہا ہے اور ممکن
ہے کہ ایسے ثابتۃ الثوابت بھی کئی ہون اور وہ معہ اپنی کائنات کے اپنے سے بہت ہی بڑی ثابتۂ اعظم
سے متعلق ہون پس اس اعتبار سے یہ تمام نظام شمسی اوس قادر مطلق کی پیدایش مین کرۂ زمین کی (جو
تقریباً پونے تین کھرب میل مکعب پر مشتمل ہے) ایک ذرہ کی مانند بھی کہی ہن مناسبت نہین رکھتا
پھر زمین کی اوسکی پیدایش مین کچھ بھی اصل نہین جب کہ نظام شمسی کی یہ حالت ہی تو سطح زمین کے
اجسام نامیہ کے جنس واحد مین پھر اوسکے انواع کے افراد مین سے ایک فرد کے ایک ذرہ کے اربون کھربون
حصون سے ایک حصہ تک کی بھی مطلق نسبت نہین ہو سکتی لہذا تبدیلی فضا کی باعتبار گرمی اور سردی کی
ہزارون لاکھون برسون مین ممکن الوقوع ہے پس آفتاب کی حرارت تفسیر اول کے مطابق آخر نہ ہیگی
خالق کائنات اجسام نامیہ کے قائم رکھنے کو اپنی قدرت سے از سر نو پیدا کریگا یا کوئی ایسی طاقت بنائیگا کہ
جسکے وسیلے سے وہ پھر پیدا ہو جائے اور تفسیر ثانی کے مطابق ہر فضا کی حرارت کی ہو جب اس نظام شمسی
کی اوس مین دورہ کرنے کے اعتبار سے کم و بیشی حرارت برودت - رطوبت یبوست کی تبدیلی کی حالت
مین رہیگی - حرارت کی توضیحات تین ہین - اول فضا کی حرارت جس مین نظام شمسی دورہ کررہا ہے لیکن
یہ توضیح جیسا چاہیئے ویسا ثبوت کامل نہین پہونچائی - دوسرے آفتاب کی حرارت اور تیسرے اندرونی
حصۂ زمین کی حرارت - آفتاب زمین کی سطح پر حرارت پیدا کرتا ہے جو اجسام نامیہ کے پیدا ہونے اور اونکی
زندہ رہنے کے لیئے ضروری ہے اور اندرونی حصۂ زمین کی حرارت سے آتش فشان پہاڑ اور وہ نادر
تبدیلات پیدا ہوتی ہین جس سے سطح زمین گاہے سکون اور گاہے اضطراب کی حالت مین رہتا ہی
گرمی اور سردی کے الفاظ نسبتی ہین - حقیقی نہین ہین ہم انتہا حرارت اور برودت کو پیدا نہین کر سکتے
لو حرارت اور حرکت دو تو ایک قوت کی نوعین ہین کسی جسم مین حرارت کو مجتمع کرین تو جسم کے وزن
مین کچھ فرق نہو گا سب اجسام حرارت سے پھیلتے ہین اور زیادہ حرارت سے دہک کر سفید ہو جاتے ہین
سیاہ رنگ بہ نسبت سب رنگون کے حرارت کو زیادہ جذب کرتا ہے اور سفید سب مین کم - سب رنگ کے
کپڑے برف پر رکھے جائین کالا سب سے پہلے برف کو گلا دیگا اور سفید سے کم اثر ہوگا - حالت انجماد سے
مائع بنتے وقت اجسام بہت سی حرارت مخفی کر لیتے ہین - اگر سیر بھر پانی ۳۲ درجہ گرم ایک

سیر برف مین جسکی حرارت ۳۲ درجے کی ہے ملایا جائے تو حاصل اوسکا دو سیر پانی ہوگا لیکن اوسکی حرارت صرف ۳۲ درجے کی ہوگی اس حالت مین ۱۴۲ درجے حرارت برف کے گھلنے مین مخفی ہوجائیگی جب اجسام ہوائیہ سے مائیہ اور مائیہ سے انجماد کو گزرتے ہین تو بہت سی حرارت خلاص کردیتے ہین دو جسم مختلف حرارت کے ملاکر رکھے جائین زیادہ گرم جسم دوسرے کو اپنی حرارت دیگا یہانتک کہ دونو کی گرمی برابر ہوجائیگی بعض جسم جب تھوڑی حرارت والے جسمون کے پاس رکھے جاتے ہین تو بہ نسبت اورون کے اپنی حرارت جلد دیتے ہین اور جسکی کثافت زیادہ ہے وہ ایصال حرارت کا اون اجسام سے جنکی کثافت کم ہے بہتر کرتے ہین معدنیات مین سونا خوب مٹی اور پشمینہ بدتر موصل حرارت کے ہین ۔ اجسام نباتات حرارت کی سخت تبدیلیون سے مٹی کی کم قوت ایصال حرارت کے سبب محفوظ ہین ۔ اور سرد ملک کے حیوانات بڑے پشمینے اوپر کے سبب ہمیشہ کی سردی مین زندگی بسر کرتے ہین اور اسی باعث برف خانہ سے برف خشک کمبلون مین لائی جاتی ہے ۔ اور ناج پر بھوسی قدرت نے اسی مقصد کے لیے بنائی ہے ۔

کرۂ زمین کے اندر گرمی اوسکے مرکز کی طرف بڑھتی جاتی ہے ۔ زمین کے اندر گرمی ہونے کا ثبوت دنیا کے ہر ایک حصہ مین موجود ہے زمین کی تھوڑی ہی دور نیچے پر ہر ایک موسم مین گرمی یکسان رہتی ہے ۳۱ میل کے نیچے قریب ۱۰ ہزار درجے کے گرمی ہوگی جس مین لوہے اور پتھر کی چٹانین گل سکتی ہین آتش فشان پہاڑون سے گلی ہوئی چیزین نکلکر پانی کی طرح جو بہتی ہین اوسکا ثبوت دے رہی ہین قریب ۶ ہزار ۳۰۰ سو فٹ نیچے اوبلے ہوئے پانی کی مانند گرمی ہوگی غرضکہ وہ گرمی جس مین سخت سے سخت دھات گل سکتی ہے اوس سے سو میل نیچے کی گرمی کی نسبت مثل برف کے سمجھنا چاہیئے جب کہ ۳۱ میل کے نیچے اسقدر سخت حرارت ہے تو اوس سے زیادہ نیچے ۵ سو میل یا ہزار میل پر کسقدر زیادہ سے زیادہ ہوگی جو بمشکل سمجھ مین آتی ہے ۔

الحاصل جوف زمین مین دریاے آتشین جسکے مدارج حرارت ہمارے قیاس سے باہر مین موجزن ہے جس سے سطح زمین سکون سے کبھی بحالت اضطراب متحرک ہوتا رہتا ہے اُس کو زلزلہ یا بھونچال بھی کہتے ہین اور کہین پھٹ جانے ہر کو وہ آتشین کے خروج کا سبب ہوتا ہے ۔ انھین سببون سے پہاڑون کا بلند ہونا اور کف دست میدانون کا دھلس کر عمیق غارون کا بنجانا ہوتا رہا ہے اور آیندہ کو اب جہان غار یا وادی ہین وہ بلند ہوجائینگے اور جہان پہاڑ ہین دھنس کر وادی یا غار یا آتش فشان پہاڑ بنجائین گے اور سطح زمین اسی طرح کہین ناہموار کہین اونچا کہین نیچا ہوتا رہے گا جیسے آفتاب کی حرارت گھٹا کرتی ہے اسی طرح زمین کی اندرونی حرارت بھی انحطاط پر ہے ۔ زمین کی حرارت ابتدا مین تیز ابی کی حالت

انتہامین آئی اور اب تنزل مین ہے کسی زمانۂ آیندہ مین ضعیف ہوکر مثل کُرۂ قمر کے مُردہ ہوجائے گی
زمین کے اضطراب سے جو ناہمواریان تبدیلات سے ہوتی ہین وہ زمین کے کُرہ ہونے مین خلل انداز نہین
ہوتین جب اسکے محیط پر خیال کرین جو ۲۴ ہزار میل کے قریب ہے اوس صورت مین ان غارون اور
پہاڑون کی وہی مناسبت رہیگی جیسا نارنگی پر کھردرا پن نشیب و فراز کی نسبت ہی اسلئے کُرہ زمین
کی گولائی کی تشبیہ نارنگی سے دیتے ہین۔

اسکے علاوہ محوری گردش سے قطبین پر کچھ زمین دبی ہوئی ہے اور خطِ استوا سے اوسیقدر اٹھی ہوئی
ہے کُرۂ قمر کُرہ زمین سے بہت چھوٹا ہے یعنی قُطر چاند کا قریب ۲۲ سو میل کے اور قُطر زمین کا قریب ۸ ہزار
میل کے ہے جنکے مابین نسبت ایسی ہے جیسے ۳ کی نسبت ۱۱ کی طرف ہو سو باوجود اس قدر چھوٹے
ہونے کے بہ نسبت زمین کے زیادہ ناہموار ہے۔

چاند کے پہاڑون کی بلندی اور غارون کی پستی زمین کے پہاڑون اور غارون سے بڑھ کر ہے اسی مغاک
اور شبستان سے انعکاس نور بخوبی نہین ہوتا اسلئے اوسکی سطح پر داغ دکھائی دیتے ہین سو وہ باوجود
اس قدر ناہموار ہونے کے بھی ہم کو گول نظر آتا ہے اگرچہ ہم اوسکے دوسری طرف کو نہین دیکھ سکتے ہین
اور نہ دیکھنے کا یہ سبب ہے کہ چاند اپنے محور پر اوسی زمانہ مین ایک دَورہ کرتا ہے جس عرصہ مین اپنے
مدار پر زمین کے گرد یکبار پھرتا ہے زمین کی سطح جو زیادہ پانی اور کم خشکی سے نمایان ہے مختلف حرارت
ایک سال مین سورج کی پاتا ہے یکسان حرارت اوسکو نہین ملتی اسکی وجہ یہ ہے کہ زمین کا محور زمین کے
مدار کی سطح پر ترچھا واقع ہے کسلیئے کہ وہ اگر ہم سطح ہوتا تو نصف کُرہ زمین پر گرمیون مین کئی ہفتہ تک رات
نہوا کرتی اور سردیون مین کئی ہفتہ تک دن نہوتا۔ اور جو محور سطح مدار پر عمود ہوتا تو موسم کا اختلاف اور دن رات
کی کمی بیشی نہوا کرتی چونکہ یہ دونو صورتین واقع نہین ہوتین اسلیئے وہ ترچھا واقع ہے اور ترچھے ہونے کے
سبب ۵ منطقون پر کمی و بیشی کی وجہ سے گرمی سردی کا اثر یکسان نہین ہی۔ بدلتا رہتا ہے۔

چنانچہ اول منطقہ حارّہ ہے جو زمین کا وسطی حصہ خطِ استوا کے شمال و جنوب ۲۳ درجہ میل کلی راس السرطان
اور راس الجدی کے مابین ۳۲ سو میل کے فاصلہ مین ہے۔ اور دوسرے ۲ منطقہ باردہ ہین جہان کا سمندر
بھی سردی کے سبب برف کی سطح بن رہا ہے جو ہر ایک قطبین سے ۲۰۰۰ سو میل تک پھیلا ہوا ہے اور
۲ منطقے معتدلہ ہین جن مین ایک ایک کا فاصلہ تین ۳ ہزار میل مابین راس السرطان اور دائرہ قطب شمالی
اور اسیطرح راس الجدی اور دائرہ قطب جنوبی کے واقع ہے۔ یہ پانچون منطقے کمی و بیشی حرارت سے اپنی
حدود مین اجسام نامیہ کی عجیب و غریب کیفیتون کے منظر ہین۔ اور کچھ یہی وجہ اختلاف حرارت کی

نہین ہے جو خطِ استوا کے قریب ہو وہی گرم ہو۔ اور جو اوس سے بعید ہو وہ سرد۔ بلکہ حرارت کی کمی بیشی
مقامون کی بلندی اور پستی پر بھی منحصر ہے یعنی جو سطحین سمندر سے زیادہ بلند ہین وہ بہ نسبت اونکے جو کم
بلند ہین زیادہ سرد ہین اس لیئے کہ آفتاب کی شعاعین جو ہوا مین ہو کر گزرتی ہین اونسے کچھ ہوا بھی گرم
ہو جاتی ہے۔ اور سطحِ زمین سے جو گرمی منعکس ہوتی ہے وہ زیادہ گرمی ہوا کے سبب ہوتی ہے۔
اور جسقدر بلندی ہوگی ہوا کے لطیف ہونے سے حرارت اوس مین مخلوط نہوگی چنانچہ خطِ استوا پر جو
پہاڑ تین میل بلند ہین وہ ہمیشہ برف سے ڈھکے رہینگے اور جو کہ خطِ استوا پر گرمی زیادہ ہوتی ہے وہان
بخارات سمندر سے زیادہ اوٹھتے ہین۔ اسلیئے وہان کا پانی بہ نسبت سرد ملکون کے سمندر کے جہان کم
بخارات اوٹھتے ہین زیادہ بھاری ہوگا۔ اس صورت مین سمندر کے پانی کے مختلف دو حصے ہوگئے۔ ایک
ہلکا دوسرا بھاری لہذا اونکے آپس کے ملنے سے حرکت پیدا ہو کر کل پانی کو ملا دیگی یعنی بھاری اور گرم
پانی سرد ملکون کی طرف جائیگا اور ہلکا اور سرد پانی خطِ استوا کے گرم ملکون کی طرف چلا آئیگا۔
اسی طرح ہوا کی رفتار اور سمندر کا جزر و مد اور ابر کا ہونا یا نہونا اور میدانون کا سبزہ زار یا ہموار ہونا بھی گرمی
سردی پہونچانے کا باعث ہے۔ قدرت نے کیا کیا طریقے گرمی سردی کے پہونچانے کے رکھے ہین۔ اجسامِ
نامیہ مین نباتات اور حیوانات ہین۔ انمین سے نباتات خطِ استوا مین جو بڑے بڑے پائے جاتے ہین وہ معتدلہ
مین کم اور چھوٹے اور قطبین پر رفتہ رفتہ نہایت کم اور چھوٹے ہوتے ہوتے بالکل نہین ہین
یہی حالت بلند پہاڑون کی روئیدگی کی ہے جنکی چوٹیان برف سے ڈھکی رہتی ہین۔ گویا پائین کوہ بمنزلہ
خطِ استوا اور کمر کوہ مثل منطقۂ معتدلہ اور سرِ کوہ مانند منطقۂ باردہ کے ہے۔ اگر کسی بلند پہاڑ پر چڑھین
تو بھی نباتات مین اسی قسم کا تفاوت پایا جاتا ہے۔
چنانچہ کوہ ہمالیہ کے دامن مین اضلاعِ حارہ کے درخت پائے جاتے ہین اور درجہ بدرجہ زیادہ بلندی پر اضلاعِ
معتدلہ و باردہ کے سے پودے دیکھنے مین آتے ہین یہان تک کہ نہایت بلندی پر ایسے ٹیلے دکھائی
دیتے ہین جو برف سے ہمیشہ پوشیدہ رہتے ہین اور وہان کسی قسم کی روئیدگی نہین ہوتی گرم ملکون
مین جو خطِ استوا کے قریب ہین طرح طرح کے خوشرنگ اور بڑے بڑے درخت ہوتے ہین۔ لیکن
جس قدر ہم اضلاعِ قطبیہ کی طرف جاتے ہین اوسی قدر درخت اور پودے کم اور چھوٹے نظر آتے ہین یہی
پودے جنکا قد منطقۂ معتدلہ مین چھوٹا ہوتا ہے منطقۂ حارہ مین خاصے بڑے درخت پائے جاتے ہین۔
اور جو پودے منطقۂ معتدلہ مین بڑے درخت ہین قطب کے قریب چھوٹے ہوتے ہین۔ منطقۂ حارہ مین
گھاسون کے درخت قدِ آدم سے زیادہ ہوتے ہین اور منطقۂ معتدلہ مین قدِ ادم۔ اور قطب کے قریب

زمین سے کچھ ہی اونچے ہوتے ہین۔
حاصل کلام یہ ہے کہ منطقۂ حارہ مین درخت کثرت سے اوگتے اور سرعت سے بڑھتے ہین اور وہان
سے قطبون کی طرف درختون کی قسمین بتدریج کم اور قد چھوٹے ہوتے جاتے ہین خط استوا سے
قطبون تک نباتات کے لحاظ سے ۸ منطقے ہین۔ چنانچہ نصف کرۂ شمالی کی تقسیم بیان آئندہ سے ظاہر ہے
اول منطقہ متصل خط استوا۔ اس مین کھجور۔ تاڑ۔ کیلے۔ لونگ۔ الائچی وغیرہ مصالحہ کے درخت او
ہوتے ہین اور اسی قسم کی چیزین ہوتی ہین۔
دوم۔ وہ منطقہ جو خط سرطان کے قریب واقع ہے اس مین انجیر۔ شکر۔ چانول۔ باجرہ۔ جوار۔ روئی۔
وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔
سوم منطقہ متصل خط سرطان۔ اس مین زیتون۔ چاء۔ چانول۔ جوار۔ باجرہ۔ روئی وغیرہ ہوتی ہے
چہارم۔ وہ منطقہ جو خط سرطان سے شمال کی طرف منطقہ معتدلہ کے گرم حصہ مین واقع ہے۔ اس مین وہ
درخت ہوتے ہین جو ہمیشہ سرسبز رہتے ہین۔ اور اونکے علاوہ گندم۔ انگور۔ مکئی۔ بادام۔ اخروٹ وغیرہ
ہوتے ہین۔
پنجم منطقہ معتدلہ کا سرد حصہ۔ اس مین وہ اناج اور درخت ہوتے ہین جو سرد ملکون مین بکثرت پائے جاتے ہین
ششم منطقہ متصل دائرہ قطبی۔ اس مین صنوبر۔ اور بید۔ اور کچھ جو بھی پیدا ہوتے ہین۔
ہفتم وہ منطقہ جو قطب کے قریب واقع ہے۔ اس مین کئی قسم کے پہاڑی پھول اور نرم خوشنما گھاس
پیدا ہوتی ہے۔
ہشتم منطقہ قطبیہ۔ جہان درخت کا نام بھی نہین ہے۔
یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ نباتات کی پیدائش حرارت کی کمی زیادتی پر منحصر ہے مگر حرارت بھی
مختلف مقامات مین موسم کے تغیر و تبدل کے سبب سے متفاوت ہوتی ہے۔ بعض ملکون مین گرمیون
مین گرمی بہت ہوتی ہے اور سردیون مین سردی شدت سے پڑتی ہے۔ اور بعض ملکون مین نہ گرمی
مین زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ سردی مین زیادہ سردی ہوتی ہے بعض درخت زیادہ سردی کے متحمل نہین ہوتے
اور بعض زیادہ سردی کی برداشت کر سکتے ہین اور گرمی مین بھی اونکے واسطے زیادہ گرمی چاہیئے۔
رطوبت کے تفاوت سے بھی درختون پر وہی اثر ہوتا ہے جو گرمی کے اختلاف سے ہوتا ہے بہت سے
درخت مرطوب ملک مین نہین ہوتے اور بہت سے خشک ملک مین نہین پائے جاتے۔ درخت زمین
پر قائم ہین اور غذا کچھ تو زمین سے حاصل کرتے ہین اور اکثر ہوا سے۔ اور زیادہ تر ایک قسم کی زہریلی ہوا سے

جو تمام جانداروں کے دم لینے سے نکلکر عام ہوا مین مل جاتی ہے۔ اگر یہ زہریلی ہوا عام سطح جہان کی
ہوا مین جمع ہوتی جاتی تو تمام حیوانات مرجاتے۔ لیکن حکیم مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا انتظام
کیا ہی کہ یہ شے حیوانات کو ضرر پہونچانا تو کیا بلکہ ایک طرح سے اونکی زندگانی کا سبب ہوتی ہی کیونکہ تمام
نباتات اس سے غذا پاتے ہین اسکا اثر اس طرح معائنہ کیا جاتا ہے کہ پانی مین چونا گھولین اور اوس پانی
کو نتھار کر ایک آبخورہ مین بھر کر نلی کی ذریعہ سے سانس کی زہریلی ہوا اوس مین پہونچا دین تو وہ پانی زہر
کے اثر سے دودھ یا چھاچھ کی مانند ہونے سے اس زہریلی ہوا کا اثر ظاہر کریگا۔
اگر کسی آدمی کو تازہ ہوا بجز اس زہریلی ہوا کے نہ ملے تو غالباً چند منٹ مین وہ آدمی مرجاوے مثلاً دو آدمی
ایک نلی سے ایک کا سانس دوسرا لے یعنی جبکا سانس باہر آئے اوسی دوسرا اندر لے۔ اسی طرح سے
اسکا برآمدہ سانس اوسکا فرو رفتہ ہو۔ بجز اس قسم کی ہوا کے دوسری ہوا اونکے استعمال مین نہ آئی
تو وہ دونو گھٹ کر تھوڑی دیر مین مرجائینگے۔
یہ زہریلی ہوا شہرون اور بستیون سے جہان جاندارون کے سانس لینے اور ہر قسم کی چیزون کے
جلنے سڑنے اور بسنے سے بکثرت پیدا ہوتی ہے ہوا کے ساتھ مل کر دور دور تک جنگلون مین پہونچ
جاتی ہی اور وہان درختون کے پتے اوسکو جذب کرکے غذا پاتے ہین۔ اور پتے پھول پھل اور تنہ اسی سے
بنتے ہین۔ یہ زہریلی ہوا نہوتی تو درخت پیدا نہوتے اور درخت پیدا نہوتے تو جاندار کیا کھاکر جیتے۔
پتھر کے کوئلے بھی جو اب جلانے کے کام مین آتے ہین زمانہ سابق مین پودے تھے جو اسی زہریلی ہوا سے
بنے تھے اور آیندہ پھر ایسی ہی زہریلی ہوا بن کر پودون کے اجزا بن جائینگے۔ اور یہی
دور جاری رہیگا۔
جو نباتات انسان کے واسطے فائدہ مند ہین وہ تین قسم کے ہین۔ اول جو کھانے کے کام مین آتی
ہین۔ دوم جنسے کپڑا بنتا ہے۔ سوم بن کے درخت۔ قسم اول تین طرح ہین۔ اول اناج۔ دوسری
میوہ۔ سوم جڑین۔ اور بہت سے نباتات صحت بخش دوائین ہین۔ اور بہت سے زہر اور بہتون سے
عطر بنتا ہے۔ اور کئی پودون سے طرح بطرح کے رنگ حاصل ہوتے ہین۔
نباتات مذکر۔ مونث ہوتے ہین جنسے دوسرے نباتات کی پیدائیش ہوتی ہے۔ چونکہ وہ نقل
مکانی نہین کرتے۔ اس لیئے مذکر کا مادہ منی جو پھولون مین ہوتا ہے۔ مونث مین پہونچانے کے لیئے
قدرت نے کئی طریق رکھے ہین۔ اون مین سے ایک ہوا ہے جو مادہ مذکر کا مونث مین پہونچاتی ہی
دوسرے مذکر روئیدگی کے پھولون پھلون پر جو جانور بیٹھتے ہین وہ اپنی پیرون کے ساتھ اجزاء مادہ

منی کو مونث درخت مین پہونچاتے ہین۔ تیسرے ایک کا دوسرے پر جھکاؤ یا اتصال سبب پہونچنے مادہ کا ہوتا ہے جس سے پیدایش نباتات کی ہوتی ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے نباتات سے پیدایش نہین ہوتی۔ اس صورت مین ایسے نباتات کو مخنث سمجھنا چاہیئے۔

پس نباتات بھی مثل حیوانات کے تین طرح پر ہین۔ مذکر۔ مونث۔ اور مخنث۔ جس طرح حیوانات عجیب الخلقت پیدا ہوتے ہین اسی طرح نباتات بھی پیدا ہوتے ہین۔ اور ایسی صنعتون سے نباتات مین نئے نئے رنگ کے پھول اسی اصول کے واقفیت سے پیدا کیئے جاتے ہین۔ گلاب وغیرہ ہزارون قسم کے موجود ہین جو کرۂ زمین پر اکثر فطرتی اور بعض بعض مصنوعی طریقون سے فطرتی دلربا بہار دکھا رہے ہین
حیوانات کی غذا نباتات ہے یا وہ حیوانات جو نباتات سے پلتے ہین اس لیئے دنیا کے گرم اضلاع مین جہان نباتات بہت سی قسم کے ہوتے ہین۔ حیوانات کی بھی قسمین زیادہ پائی جاتی ہین اگرچہ نباتات کی نسبت حیوانات کو انتقال مکانی کی قدرت زیادہ ہے تو بھی ہر جانور ایک خاص ملک مین پایا جاتا ہے
یہ بھی مشاہدہ ہوا ہے کہ ہر جانور کی ایک خاص خوراک ہوتی ہے اور ہر قسم کے ہر ایک جانور کو اسکی پیدایش اور پوشاک کی وجہ سے ایک خاص ولایت کی آب و ہوا موافق ہوتی ہے مثلاً شمالی ہرن کو جو منطقہ باردہ مین پیدا ہوتا ہے۔ گرمی بالکل موافق نہین اور اونٹ جو ریگستان مین ہوتا ہے سردی اور تری کی برداشت نہین۔ جن جانورون کی غذا کیڑے اور پھل اور بیج ہین وہ یا تو ایسے مقامات مین پیدا ہوتے ہین جہان ان چیزون کی بارہ مہینے کثرت رہتی ہے۔ یا ابابیل کی طرح نقل مکانی کرتے ہین یعنی جاڑون مین ایک ملک مین اور گرمیون مین دوسرے ملک مین رہتے ہین یا چمگادڑ کی طرح موسم سرما مین سویا ہی کرتے ہین۔

اکثر اوقات دریا اور بحیرے اور بحر اور سلسلۂ کوہ اور بن اور صحرا وغیرہ بھی جانورون کو ایک ملک سے دوسرے ملک مین جانے کے مانع یا باعث ہوتے ہین مثلاً کوہ ہمالیہ و صحرا۔ ایران و عرب و افریقہ ہاتھی کے لیئے حد شمالی ہے یعنی شمال کی طرف ہاتھی آگے نہین بڑھ سکتا۔ اللہ تعالے نے اپنی حکمت بالغہ سے ایسا انتظام کیا ہے کہ اہلی جانور بہت سے ملکون مین ہوتے ہین۔ اور ہر قسم کی آب و ہوا مین اپنا گزارہ کر لیتے ہین مثلاً کتا۔ گھوڑا۔ گائے۔ بھیڑ۔ کبوتر۔ مرغی۔ بطخ وغیرہ سب ملکون مین خواہ گرم ہو یا سرد پائے جاتے ہین۔ پہاڑون پر جس قدر بلندی تک آدمی پہونچتا ہے اور سطح زمین پر جتنی دور قطب کی طرف جاتا ہے۔ جانور اس سے پرے تک پائے گئے ہین۔ ایسے مقامات پر جانورون کی کمی مین تو شک نہین مگر کوئی انسان یہ نہین کہہ سکتا کہ مین ایسی جگہ گیا ہون جس کے پرے جانور

نہ تھے۔ بحرِ شمالی مین برف بحری اور اسپ دریائی اور وہیل مچھلی اور قطبی ریچھ ایسے مقام پر دیکھے گئے ہین۔ جہان انسان ہرگز نہین رہ سکتا۔ جیسے نباتات کی شاخین اور تنہ کاٹ ڈالنے سے وہ پھر نمو پاتی ہین یہی حالت اکثر حیوانات کی بھی ہے کہ بعض اعضاء کے توڑ ڈالنے یا کاٹ ڈالنے کی حالت مین پھر بآہستگی اعضاء پیدا ہو جاتے ہین۔ انسان عضو ماؤف کی تکلیف سے سخت متالم ہوتا ہے دوسرے حیوانات اس بیچینی سے محفوظ ہین اور بعض حیوانات کو ایسے صدمون کا خیال تک نہین۔ اقسام چھپکلی۔ گرگٹ۔ بامنی کی دم چلنے ہوئے ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ اصلی چال چلے جاتے ہین گویا کچھ تکلیف ہی نہین ہوتی اور چند روز مین دُم آجاتی ہے۔ آدمی کانٹا لگنے سے گھبرا جاتا ہے۔ بعضے کیڑون کے دو ٹکڑے کر دیتے ہین پھر وہ اصلی صورت چند روز مین پا لیتے ہین۔ ٹڈو۔ گاے۔ بھینس وغیرہ کا پاؤن ٹوٹ جائے اوسی وقت وہ تین پاؤن سے چارہ چرتے رہینگے۔ انسان کو ایسے صدمون سے غشی طاری ہوتی ہے ہوش آنے پر ایک جگہ پڑے ہوئے کراہتے ہین۔ انسان کو جو درد و الم زخم پہونچنے یا عضو ٹوٹنے یا کاٹنے مین ہوتا ہے ویسا حیوانات کو نہ ہونے کا سبب انسانی عقل اور سمجھ ہے جسکی وجہ سے وہ ایسے صدمون مین دردناک ہے۔ تاہم اگر آدمی کو اچانک زخم پہونچے تو چندان درد نہین معلوم ہوتا جب زخم پر خیال ہوگا تب درد محسوس ہوگا۔

انسانون مین بہ نسبت دیگر حیوانون کے زیادہ سمجھ ہے اس لیئے وہ ایسے حادثون سے برخلاف حیوانون کے اقسام رنج سے مکلف ہین۔ یہان سمجھ سے خاص انسانون کی دانشمندی یا بعض جانورون کی زیرکی مُراد نہین بلکہ اس سے وہ مُراد ہے جو سوائے افراد انسان کے اور کسی مخلوقات کو نہین دی گئی حیوانات اور نباتات دونو جاندار ہین ان دونو مین فرق یہ ہے کہ حیوانات کے معدہ ہوتا ہے نباتات کے نہین ہوتا نہ یہ نقل مکانی کرتے ہین مگر مثل حیوانات کے دم لیتے ہین جیسے حیوانات کا دم حیوانات کے واسطے مضر ہے ویسے نباتات کا دم نباتات کے لئیے مضر ہے۔ اسی باعث بڑے درخت کے نیچے اکثر چھوٹے درخت مُرجھائے رہتے ہین کس لئیے کہ تازہ ہوا اون کو میسر نہین آتی ہے۔ اسی طرح گنجان آبادیون مین حیوانات کی حالت ہے۔ حیوانات کے دم کی زہریلی ہوا نباتات کو جو بذریعہ پتون کے جذب ہوتی ہے۔ مفید خوراک ہے۔ اسی طرح نباتات کی سانس حیوانات کو بذریعہ تنفس اعتدال کی حالت مین مفید ہے۔

قبل تخلیق بنی آدم اون لاکھون نباتات اور حیوانات سے کرہ زمین آباد تھا جو اب تبدیلات سے ویسے نہین پائے جاتے اون مین (انسٹنشے نمونہ او خرواے) سے بعض کے ڈھانچے جو غارون اور پہاڑون مین آج ملتے ہین اون سے اونکی شکل و صورت و طرز معیشت کچھ کچھ دریافت کی گئی ہے۔

ابتدائے زمانۂ پیدائش حیوانات کی تقدیم اور تاخیر اور تبدیل کے سلسلۂ معاملین انسان کی دریافت کا عقدۂ لاینحل ہے۔ مذہبی اقوال اس بارہ مین جو ہر ایک مذہب والے نے تسلیم کر رکھے ہین منقولی ہین مدلل اور معقولی نہین۔ وہ بالعوض دلیل لانے کے ایسا کہتے ہین بسبب پایۂ استدلال بیان ہین بودے پاے جو ہین سخت بے تمکین بودے ہو اگرچہ وہی اس مین بوجہ مختلف روایتون کے اختلاف بھی کرتے ہین چنانچہ فارسیون کی ایک روایت کے بموجب ابتدائے آفرینش انسان قریب ایک لاکھ ۸۵ ہزار برس کے ہے اور اہل ہنود کے نزدیک چار جگ یعنی ست جگ۔ ترتیا۔ دواپر۔ کلجگ کے عرصہ کا دورہ۔ ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار برس کا قرار پایا ہے۔ اور ایسے دورے ۲۷ ہو چکے ہین جس کی میعاد ۱۱۶۶۴۰۰۰۰ برس کی گزر گئی ہے۔ اب اٹھائیسوان[۲۸] دورہ کلجگ کے ختم ہونے پر تمام ہوگا پھر انتیسوین[۲۹] دورہ کا آغاز ست جگ سے ہوگا اور اسی طرح سلسلہ چلا جائیگا۔

جین والے کہتے ہین کہ ۲۴ تھنکر زمانۂ ماضی مین ۲۴ زمانۂ حال مین اور ۲۴ استقبال مین وقتاً فوقتاً ہوئے اور ہونگے منجملہ ان ۶۳ کے ایک ارب دیو ہین جنکی عمر ۵۹۲۷۵۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ برس کی بیان کی گئی ہے۔ تقریباً اسی انداز پر اورون کی عمر تصور کرنا چاہیئے۔ اور ان ۶۳ مین سے ہر ایک کے بعد دوسرا لگاتار نہین ہوا بلکہ ایک تھنکر کی رحلت کرنے پر بہت ہی زیادہ سے زیادہ عرصہ مین دوسرا پیدا ہوا اور ان تھنکرون کے زمانہ سے پہلے لمبے قد کے ہمشکل آدمیون کی ایک مخلوق تھی جن کو جگلیہ کہتے ہین اس صورت مین ابتداء زمانۂ انسان کے دریافت کے لئے ایسا حوض کھودین جو چالیس میل طول اور اسی قدر عرض اور عمق مین ہو اور پھر اوسے باریک اون یعنی پشم کے جزو لایتجزی کے برابر ذرات کاٹ کر ہاتھیون کے پھرنے سے دبا دبا کر بھرین جب وہ بالکل بھر جاوے تب اونکا شمار اوس مدت دراز کو بتائیگا جو انسانون کے زمانۂ ابتدائی کی ہے۔

اسی طرح بودھ کے فروعات معتقدین کی روایتین ہین چنانچہ برہما والون کا قول ہے کہ ہمارے اگلے بزرگون کی عمرین بہت دراز ہوتی تھین اون مین سے ایک ایک کی عمر کے برس اس قدر ہوتی تھی جسقدر تین برس مین آسمان سے بارش کی بوندین تمام زمین پر گرتی ہین۔

یہودیون اور نصرانیون اور مسلمانون مین اصح روایت ہے کہ آدم علیہ السلام سے انسانی نسل کا ہونا لکھا ہے جس کا عرصہ تقریباً سوا سات ہزار برس کا ہوتا ہے مگر طوفان نوح علیہ السلام کے پہلے کا حال مبہم ہے۔ فلاسفر حیوان مطلق سے حیوان ناطق کی ابتدا کی کوئی تاریخ قرار نہین دیتے اون کے نزدیک ایسا تسلیم کیا گیا ہے کہ انسان کی نسل اوصاف جسمانی کی بناوٹ مین بہت سی بڑے دودھ پینے

والے جانورون مین سے ہے جس کی پشت کی ہڈی اور ہر ایک بناوٹ کی کیفیت مین بہت ہی قریب بڑے جانورون سے کم فرق کے ساتھ تعلق ظاہر ہوتا ہے اوس کی خوراک اور اوس کا ہضم ہونا اوسکا خون اوس کا دوران اور اوسکا سانس لینا اور نقشہ اعصاب اور ہیجان طبیعت اوسکے بڑھنے کا طریقہ ویسا ہی ہے جیسے کہ اون جانورون کا جو اپنی بناوٹ مین بڑے ہین جیسے نباتات مین سے حیوانات ہوئے اسی طرح حیوانات مین سے انسان ہوا۔ ایسا خیال ہے کہ حیوانون کی مختلف نوع کی جفتی سے بندر اور بندر سے وہ بے دُم بندر جسے بن مانس کہتے ہین جو انسان سے زیادہ مشابہ ہے پیدا ہوا ہے اور اوس سے انسان کا ظہور ہوا۔

ابتدا مین انسان مثل حیوانون کے تھا لیکن اوسکی عقل نے مدنی الطبع ہونے سے تجربہ کے ذریعہ حاجت اور ضرورت کی کشش سے رفتہ رفتہ اپنے تئین اِس موجودہ حالت کو پہونچایا۔ مادیات مین ذی حیات کی کثرت سے پیدائش اور اونکا تغیر و تبدل مختلف ازمنہ اور امکنہ مین تعجب انگیز ہے۔

تمام قسم کی چیزین اور عام اجسام نامیہ کے گلنے اور سڑنے اور پسینے سے تھوڑے عرصہ مین کثرت سے اونمین کیڑے پیدا ہو جاتے ہین اور باعتبار وقت اور جگہ کے اونکی صورتین بدلتی رہتی ہین۔

عرق مدنی جسے نارو ا کہتے ہین جو نہایت چھوٹا کیڑا ہے جسم انسان مین کسی طرح سے چلے جانے پر دراز رشتہ کی مانند ہو جاتا ہے اور اوسکے اندر بے شمار کیڑے خوردبین سے نظر آتے ہین۔

مکھی کے انڈے مختلف جگہون مین مختلف شکل کے بچے نکالتے ہین اگر مکھی زخم مین انڈے دے تو کیڑے پیدا ہو جاتے ہین جن کو مکھی سے کچھ مناسبت نہین۔ اور جو درختون کے پتون پر انڈے دے اوس سے لٹ اور سنڈیان پیدا ہو کر کچھ عرصہ مین ہر رنگ کی تیتلیان بن جاتی ہین جنکے ایک ایک پر کے اوپر لاکھ لاکھ دیولیا بذریعہ خوردبین کے نظر آتی ہین جو وہ مکھیون سے کسی صورت مین ہم شکل اور ہم نام اعضا نہین ہوتین اور بعض جگہ اونسے وہی مکھیان پیدا ہوتی ہین پھر ان حالتون پر ہی منحصر نہین بلکہ عجیب و غریب شکلین اور صورتین وقتاً فوقتاً بہی بدلتی رہتی ہین۔

اِس قسم کے کیڑے مکوڑے کی ذاتی اور صفاتی تبدیلیان نہایت درجہ حیرت بخش ہین۔ مین نے ایک کیڑا ایک انچ لمبا شہتوت کے بنگلے کے نیچے چوّلائی کے پتے سے اوٹھا کر امتحاناً شہتوت کے پتے پر لا کر شیشی کی بیٹی مین ڈالدیا کچھ عرصہ مین جسکی میعاد صحیح طور سے یاد نہین اوسے دیکھا اوسکے دونو بازو چمکتے ہوئے دیکھے پھر کچھ عرصہ بعد کھولنے پر وہ خوبصورت تیتلی بن گیا تھا جو اوڑگیا۔

ایک مکان مین مکین کی شناسائی سے جانا ہوا۔ طاق مین بیضۂ مرغ رکھا دیکھا۔ مین نے وہان

رکھنے کا سبب دریافت کیا۔ زیادہ تر اس لیئے کہ وہ حیوانات نہ کھاتا تھا۔ اوس نے اولاً حال ظاہر کرنے سے انکار کیا لیکن سابق کی بے تکلفی اور اس یقین سے کہ میرا نام ظاہر نہ ہوگا۔ بیان کیا کہ ایک عورت سے مجکو نہایت اُنس ہے اور اوسکو بالکل رغبت نہیں۔ فلان بزرگ نے تجویز بتائی کہ اگر آب پُشت یعنی منی انڈے مین سفیدی نکال کر معہ تعویذ داخل کر دو اور پھر چھلکا رکھکر چکنی مٹی سے بند کر کے محفوظ جگہ مین ۴۰ دن رکھا جائے۔ بعد ازان اوس مین سے کچھ کسی طرح محبوب کو کھلا دے وہ مطیع و منقاد ہو جائیگا۔ پس کل چالیس دن ہو چکے ہین استعمال باقی ہے۔ مین نے کہا یہ بالکل لغو ہے۔ اس سے کچھ نہین ہوتا۔ علاوہ تمھاری مذہب سے مخالف ہونے کے ایسی باتین خلاف تہذیب اور انسانیت سے بعید ہین۔ آیندہ کبھی نہ کرین اور اونسے صحن مکان مین اوسے ڈالدیا وہ ٹوٹ گیا مین نے قریب جاکر اوسے دیکھا اوس مین گھُن کی شکل کے بہت سے جانور مُردہ نظر آئے اور چند کیڑے مُردہ نئی شکل کے اور تھے جو اوسنی نہ ملتے تھے۔

آب پُشت انسان کے ہر قطرہ مین ہزارون کیڑے دُمدار جیسے کیچوے مین ہوتے ہین موجود ہین جو بذریعہ خوردبین کے نظر آتے ہین۔

جماع کی حالت مین کوئی کیڑا رہ جاتا ہے اور نہانی خصیون سے اپنی غذا حاصل کر کے اس انسانی شکل مین تبدیل پاتا ہے۔

خچر ہمشکل اسپ و خر کے نہین ہے اگرچہ اونہین سے پیدا ہوا ہے۔ بعض حالت مین حیوانات سے عجیب الخلقت کا ہونا عیان ہے لیکن وہ عمر طبیعی نہین پاتے۔ اور کئی سببون سے جلد مر جاتے ہین اگر اون سببون مین کسی اصلاح کی تبدیلی واقع ہو تو اونکی قسم کے حیوانون کا وجود پھر ظہور پکڑے اور حیوانات مین بعضے حیوان مخنث ہین جنکی نسل نہین چلتی۔

پس نباتات اور حیوانات کا مذکر اور مونث کے علاوہ مخنث ہونا بھی منجملہ تخلیق عجیب الخلقت کے ایک قسم ہے۔ حیوانات اور نباتات کی اقسام جو کثرت سے ہین وہ اسیطرح زمین پر پیدا ہو کر موجود ہوئے ہین۔ اور پھر نہ معلوم آیندہ زمانہ مین کیا کیا تبدیلات اور تغیرات سے کیسی کیسی مخلوق ہونگی۔

ایک پانی کے قطرے مین جو خوردبین سے دیکھا جاوے بے شمار جانور معلوم ہوتے ہین۔ ایک صاحب نے ۳ ہزار جانورون کا تخمینہ ایک قطرے پانی مین کیا۔ یہ جانور ایک قسم کے نہین ہین۔ مختلف اقسام کے ہین۔ اوس قطرے کے بڑے جانور چھوٹے جانورون کو کھاتے ہین۔ جیسے سمندر یا دریا مین چھوٹے جانور بڑے جانورون کی غذا ہین۔

اسیطرح ریت کے چھوٹے ذرّے کا حال ہے۔ اور اگر کائی کے نہایت چھوٹے ریزہ کو دیکھا

جائے تو اوس مین صدہا قسم کی روئیدگی نظر آتی ہے۔ جو ایک دوسرے کے مغایر ہے پھر وہ روئیدگی جانورون سے بھری ہوئی ہے جنکی آپس مین شکل و صورت نہین ملتی گویا وہ قطرہ بمنزلہ سمندر کے اور وہ ریت کا ذرہ بمنزلہ پہاڑ کے اور وہ کائی کا چھوٹا ذرہ بمنزلہ ایک سبزہ زار جنگل کے ہے جس مین ہزارہا قسم کے اجسام نامیہ ہین۔

یہ حالت کرۂ زمین کی ذرہ سے لیکر پہاڑ تک اور قطرے سے لیکر بحر محیط تک اور کائی کے ریزہ سے لیکر وسیع میدان سبزہ زار تک کی ہے۔ پھر اسی پر خیال کرنا چاہیئے کہ خالق کائنات نے زمین کی مانند یا اوس سے ہزارون بلکہ لاکھون کروڑون درجے بڑے بڑے اجسام اس خلاء نامتناہی الابعاد مین بے حد و بے حد پیدا کیئے ہین اونمین کیا کیا کچھ عجائب و غرائب خلق کیئے ہونگے۔

اجسام نامیہ کے بے شمار اجناس ہین ہر جنس واحد کے بہت سے انواع ہین۔ اور انواع مین سے ایک نوع کی بے شمار اصناف ہین۔ اور اصناف مین سے ایک صنف کی بے حد افراد ہین جن مین سے ہر ایک فرد مین بھی داخلاً و خارجاً اجسام نامیہ موجود ہین وہ فرد اون اجسام کے لیئے بمنزلہ کرۂ زمین کے ہے بلکہ کرۂ زمین سے زیادہ کیونکہ کرۂ زمین کی بالائی سطح ہی اجسام نامیہ سے آباد ہے۔ اوس کے اندر آبادی اجسام نامیہ کی نہین پائی جاتی بخلاف اس فرد کے جو بیرونی اور اندرونی اجناس نامیہ بے شمار سے پر ہے۔ اور بڑی حیرت اوس وقت ہوتی ہے جب ان اندرونی اور بیرونی اجناس کے فرد ترین افراد مین سے ایک فرد مین بھی بے تعداد اندرونی و بیرونی حیوانات موجود پائے جاتے ہین۔ اس کی بدیہی مثال مانند عرق مدنی کے یہ ہے کہ آدمی وغیرہ بڑی قسم کے جانورون کے پیٹ مین کیڑے پڑ جاتے ہین وہ کئی قسم کے ہوتے ہین۔ ان مین جو لمبے ہوتے ہین جنھین حیات کہتے ہین اون کے اندر بے شمار کیڑے بھرے ہوئے ہین۔ بظاہر موجودات کے مقابلہ مین نظام شمسی کی کائنات کی بساط نہایت اقل درجہ مین ہے اور نظام شمسی کی زمین کی نسبت یہی حالت ہے اور زمین کی بہ نسبت جمادات مثل کرہ وغیرہ اجسام کے اور اونکی بہ نسبت نباتات کے۔ اور نباتات کی بہ نسبت حیوانات کے اور حیوانات کی بہ نسبت انسان کے اور انسان کی بہ نسبت (اوسکے افراد مین سے) زید کے اور زید کی نسبت (اوسکے پیٹ کے کیڑون مین سے) ایک کیڑے کی اور کیڑے کی بہ نسبت (اوسکے اندرونی کیڑون مین سی) ایک چھوٹے کیڑے کی کچھ بھی اصل اور وقعت نہین مگر باعتبار حقیقت اور ماہیت کے خدای تعالے جل شانہ کی پیدائش مین داخل ہے۔ ان اقسام کے اجسام نامیہ مین سے نباتات کو کائی اور حیوانات کو کرم کہتے ہین۔ نباتات کی جڑون۔ پیڑون۔ ٹہنیون۔ ڈالیون۔ پتون۔ پھولون۔ پھلون کو دیکھئے

ہین کہ جانوراون مین پیدا ہوتے ہین اور اونکو کھا جاتے ہین پھر اپنے انڈون اور بچون کی کثرت سے کھلنے کے سوا بگاڑ دیتے ہین جس سے وہ درخت مرجاتا ہے - اور بعضے کرم کسی جانور مین پیدا ہوتے ہین اور کسی دوسرے جانور مین جاکر بڑھتے ہین - گنج (سعفہ) کائی کا یا کرم کا چھتہ ہے جس مین بہت سے نباتات اور حیوانات ہین -

زخمون مین بہت سے کیڑے ہوجاتے ہین - یہ چھوٹے کیڑے جن کو مقرو بی کہنا چاہیئے - ہر شے مین اندر اور باہر موجود ہین - علاوہ انسانون کے حیوانات مین بھی بہت سے ہین - جانورون کے دماغ مین پیدا ہوجاتے ہین - جلد کے اندر بکثرت ہوتے ہین اون مین بعض بڑھ کر بڑے ہوجاتے ہین -

کاتک کے مہینے مین ایک دوست کے اصرار سے اوس کے شکار مین ساتھ تھا تین ہرن شکار ہوئے اونکی جلد نکالی زیر جلد بہت سے بڑے بڑے کیڑے ظاہر ہوئے -

کھیتون کو کیڑے برباد کردیتے ہین یہانتک کہ شہتیر اور پتھر کو کھا جاتے ہین جب کہ نباتات مثل حیوانات کے جاندار ہین - حیوانات متحرک ہین اور نباتات متحرک نہین - ان دونون کے درمیان تیسری قسم کے جانورون کو مقروبی کہتے ہین - مقروبی قد مین نہایت چھوٹے ہوتے ہین - یعنی چھوٹی چیونٹی کے قد مین ایک لاکھ سے سوا سما جاتے ہین اور باوجود اس کوچکی کے اپنے تمام اعضاء رکھتے ہین اونکی رگون مین خون کا دوران مثل عام حیوانات کے ہوتا ہے -

غور کرنا چاہیئے کہ جن اجزاے صغار سے اونکے اعضاء مرکب ہین وہ کس حد تک چھوٹے ہون گے اجسام نامیہ کا گلنا - سڑنا - بسنا - انھین مقروبیون کی کثرت سے ہوتا ہے اور اونکا توالد - تناسل ایسی حالت مین اس زیادتی سے ہوتا ہے کہ ایک ساعت مین لاکھون کروڑون پیدا ہوجاتے ہین -

مقروبی کائنات مین علاوہ اجسام نامیہ کے کثرت کے ساتھ پانی - زمین ہوا - گرد غبار سب جگہ اور سب چیزون مین موجود ہین - تنفس یا ماکولات مشروبات کے ساتھ مسامات کی راہ سے حیوانات کے جسم کے اندر چلے جاتے ہین -

حیوانات مین جلد کے باہر جو کیڑے محسوس ہوتے ہین منجملہ اونکے جوئین بھی ہین اور جوئین حیوانات کی مختلف ہین - چنانچہ بھینس - گائے - اونٹ - مرغ اونکے بچون اور دوسرے حیوانات کی طرح بطرح کی شکل اور رنگ اور وضع کے کثرت سے ہوتے ہین -

ایک پارسی نے ایک بچہ کتے کا جو عمدہ نسل تھا دیا - وہ جوان ہونے پر کسی عارضہ سے ایسا بیمار

ہوا کہ آخر اوس سے چلا پھرا نہین جاتا تھا۔ اس حالت مین دوسرے دن اوسکے بدن کی جوئین اس کثرت سے تمام مکان مین پھیلین کہ گویا صحن اور دالان اور کوٹھریان اور دری خانہ کی دیوارین اون سے لیپ دی گئی ہون۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہر لحظہ کس قدر زیادہ پیدا ہوتی گئین جس سے اس قدر بہتات ہوئی جس کا کچھ ٹھکانا نہین۔ سب گھر والے مجبور ہوگئے۔ اوس کتے کو پھنکوا دیا اور سب مکان قلعی سے دھلوایا۔

اسی قسم مین سیور۔ جوے۔ چیچڑی۔ کلکیلہ وغیرہ بہت سی اقسام ہین۔

ایک چڑیا کا بچہ گھونسلے مین سے اوڑکر میرے زانو پر آبیٹھا۔ تھوڑی دیر مین میرے بدن اور کپڑون پر نہایت چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے جانور کثرت سے دکھائی دیے۔ جن کی گنتی نہین ہوسکتی تھی جلد جسم پر پھیل جانے سے نہانا پڑا۔

ایک چڑیا سبز اور سرخ رنگ انار کے درخت کے نیچے پڑی ہوئی لوکڑ کے خوشنما ہونے کے سبب مجھے دکھانے لائے۔ مین نے ہاتھ مین لیکر اوسے دیکھا۔ اوس مین سے نہایت زیادہ جانور سرخ پسو کی طرح جو پردون مین نہایت سرعت کے ساتھ جسم پر دوڑتے تھے دکھائی دیئے اور میرے ہاتھ پر فوراً بہت سے چڑھ گئے۔

ایک پنجرے مین لال کئی رہتے تھے۔ رات کو ایک اونمین سے مرگیا۔ صبح دیکھا تو اوس مین بہت سے چھوٹے کیڑے تھے۔ غالباً اونکی کثرت سے مرا ہو۔

دریچہ مین ایک طاق تھا جس کے کٹہرکی لگی تھی اوس مین مرغی انڈون پر بٹھائی گئی بچے نکلنے کے بعد اوس مین جوئین نہایت چھوٹی جو بغور دیکھنے سے نظر آتی تھین۔ ان گنت پیدا ہوئین اور پھیلنے لگین۔ تمام مکان مین پھیل جانے سے گھانس کے پولے جلانے سے ہلاک کی گئین۔

ان اقسام کے کیڑون مین پرندے بھی ہوتے ہین۔ جیسے اندرونی کیڑ نگرے (جسم انسانی مین ایک ناسور ہوتا ہے جس کے اندر سے پتنگے نکل کر اوڑتے رہتے ہین) اور بیرونی مگس وغیرہ حیوانات مین دیکھے گئے ہین۔ ایسے ہی اندرونی گولر وغیرہ کے اور بیرونی عام نباتات سے مشاہدے مین آئے۔

ایک پادری صاحب مجکو خوردبین سے مکھی کی آٹھ ہزار آنکھین دکھارہے تھے۔ منجملہ اون بہت سی آنکھون کے ایک آنکھ کی پتلی مین پر بہوٹی (اود سک) کی مانند ایک جانور مجکو نظر آیا جو پتلی پر چڑھنا چاہتا تھا۔ اور پھسل کر گر پڑتا تھا پادری صاحب کو دکھایا اونھون نے کہا کہ مکھی کا سر کتنا چھوٹا ہے اس سے کم محدود جگہ مین آٹھ ہزار آنکھین ہین۔ ہر ایک آنکھ کتنی چھوٹی ہے اگرچہ خوردبین سے بڑی نظر آتی ہے

یہ جانور اوس آنکھ کی نسبت کتنا چھوٹا ہے - اور اوسکے سب اعضاء موجود ہین - صاف نظر آتے ہین - ممکن ہے کہ اس جانور مین بھی اور جانور ہون - جیسے مکھی کی آنکھ مین - یہ خود ہی اجسام نامیہ کی اقسام بہت سی ہین - حیوانات کی قریب ۵ ہزار اور نباتات کی ۳ لاکھ قسمین اب تک دریافت ہوئی ہین لیکن ایسی تعداد پر حصر نہین ہے - ابھی بہت سے دونو قسم کے عالم نباتات اور عالم حیوانات ہین جنکی خبر نہین اور ہمیشہ تحقیقات سے دریافت ہوتے جاتے ہین - نباتات اور حیوانات کی انواع مین سے ایک نوع کے افراد کا حصر و احصار کسی وقت مین ممکن نہین -

جس مکان مین مین رہتا تھا اوسکے باڑے کے اندر ایک بنگلہ تھا اوسی مین کچہری کا کام انجام دیا جاتا تھا - وقت اجلاس بچوسن کے دنون مین ایک مہاجن مستغیث نے ایک لوٹا جس مین دیمک کچھ مری ہوئی اور کچھ زندہ تھی پیش کرکے کہا کہ "یہ سپاہی اپنے تیتر کے لیئے یہ دیمک مار کر لیئے جاتا تھا - اس کو سزا ملنا چاہیئے - اس نے بچوسن کا کچھ خیال نہ کیا" مین نے کہا بہت تیتر بٹیر وغیرہ جانور کثرت سے کیڑے مکوڑے دیمک کھاکر اپنا پیٹ بھرتے ہین - اگر یہ تیتر اس سپاہی کی قید سے آزاد ہوتا یہی دیمک وغیرہ کھاتا - اس سپاہی نے دیمک جس قدر ماری تو نے اوس سے دونی ہلاک کی - یعنی اس لوٹے کی دیمک جو تو نے چھین لی یہ مر جائیگی سپاہی دوسری جاکر لائیگا وہ بھی مریگی - انار کی ایک شاخ توڑکر اوسے دکھائی جسکے پتون پر بے شمار جانور تھے جو ایک دن پہلے مجکو نظر آئے تھے اور کہا گیا کہ ایک دن مین تو اس پتے کے جانور نہین گن سکتا - اس قدر زیادہ ہین - ان درختون کے بہت سے پتے گر کر پامال ہوتے ہین اور بچے لڑکے جو تمام دن پتے شاخین توڑکر کھیلتے رہتے ہین وہ کتنے ہلاک کرتے ہونگے - ہم سے انکی حفاظت غیر ممکن ہے کس لیئے کہ جو حفاظت محفوظ باڑ انارون کے گرد لگاکر کی جاوے جس کے سبب کوئی اندر نہ جاسکے تاہم تبدیلی موسم سے کاہک مین سب مر جاوینگے -

باڑی کے احاطے کے باہر کی چوکی کے متصل ایک گڑھا پانی سے بھرا ہوا ہے تو جاکر دیکھ - (ایک کانسٹبل ساتھ دیکر دکھا دیا) کس قدر بے شمار جانور اوس مین ہین اور سطح پانی کے بالائی جانور علاوہ ازان کس قدر چھوٹے چھوٹے بے حد اوڑتے پھرتے ہین یہ پانی دو چار دن مین خشک ہوجاویگا - سب مر جائینگے انکی حفاظت ہم کیونکر کر سکین ؟ پھر یہ جانور بے انتہا ہم کو آنکھون سے بلا وسیلۂ خوردبین نظر آتے ہین - وہ نہین ہین جو بوسیلۂ خوردبین کے دیکھے جاتے ہین اور دنیا مین بے شمار جانور ایک دوسرے کو کھا کر جیتے ہین اونکی دوسری غذا ہی نہین ہے - اور تمھارے مذہب سے بھی چھوٹے جانور جو آنکھون سے نہین نظر آتے وہ پانی ہوا کل اشیاء مین بہت سے موجود ہین - مین نے تمھارے ہی

جتی (بینیاس) سے سُنا ہے کہ ہر ایک دانۂ اُمرد کی سفیدی، دراصل جانوروں کا ہجوم ہے۔ اگر کبوتر کی برابر ہو جاویں تو تمام زمین پر نہ سماویں "، تم بہت سے اُڑد اس بات کو جانکر کھاتے ہو۔
ابھی جگ نیواس (محل پچھولا تالاب اودے پور مین ہے) مین روشنی ہوئی تھی ہر ایک لمپ اور فانوس کی نیچے جو ہزاروں روشن تھے اس کثرت سے پتنگے بھنگے اور کھدوا۔ ایک ایک لمپ کے نیچے مرے پڑے تھے۔ جن مین سے ایک لمپ کے نیچے کے مرے ہوئے پتنگون کا شمار شاید تمام اودے پور کے مہاجن نہ کر سکین اور کل لمپ اور فانوس کے نیچے مرے ہوئے پتنگون کا تو اندازہ غیر ممکن ہے جبکہ دربار سے رخصت ملنے پر مین دودھ تلائی سے شبری پال ہوکر مکان پر آیا سو دودھ تلائی سے شبری پال اور ارجن کھیرہ تک جس قدر پتنگے مرے ہوئے دیکھے اونکی نسبت تمام لمپ اور فانوس کے نیچے مرے ہوؤن کا شمار ایسا ہے جیسے کسی کاہ کے مقابلہ مین کوہ کا یا قطرہ کے مقابل دریا کا ہو۔
اگرچہ ہم نے پچوسن کے دنون مین جانور نہ مارنے کی قدیم کے طریقے بموجب شہر مین منادی کرادی اوس منادی سے فقط کھٹیکون کا بکرون کو نہ مارنا مدنظر ہے نہ یہ کہ فطرتی طریقے سے موت اور زندگی مین عبث کارروائی کرین۔
مستغیث نے یہ سُنکر لوٹا سپاہی کو دے دیا اور دونو راضی ہوکر چلے گئے۔ دربار مین یہ خبر پہونچی فرمایا تم نے عمدہ تقریر سے تکرار رفع کردی۔
اجسام نامیہ کی توضیح سے انکا تین قسم مین ہونا سمجھا جاتا ہے۔ اول نباتات۔ دوم مقربات۔ سوم حیوانات گویا مقربات کو نباتات اور حیوانات مین واسطہ سمجھنا چاہیئے۔ قسم سوم مین سے انسان ہے۔
مذہبی مختلف روایتون مین سے پچھلے یہودیون اور نصرانیون اور مسلمانون کی روایت پیدایش آدم سے سوا سات ہزار برس کو اس طرح تصور کرتے ہین کہ نسل انسان کی پہلے اس عرصے سے تھی حالانکہ طوفان سے بچے ہوؤن کی اوضاع و اطوار خبر تھے کہ وہ بلاشبہ قبل آدمؑ بالکل سب جنگلی اور وحشی پنے سے مثل جانورون کے کسی جانور کو مار کر یا کسی وحشی جانور سے لڑ بھڑ اوس سے شکار چھین کر اوس کا گوشت یا پھول پھل کھا کر ننگی کی حالت مین رہتے تھے۔ (انسان نباتات اور گوشت دونو کھاتا ہے۔ اسکے دانت مثل مویشیون کے غلہ کھانے اور مثل سباع کے گوشت کھانے کے دونو طرح سے قدرت نے بنائے ہین) اونکو گھر بنانا نہین آتا تھا پہاڑون کے غار جنگلون اور درختون مین رہتے تھے کسی قسم کی حرفت و صنعت نہ جانتے تھے نہ آیندہ کے واسطے وحشی پنے سے کسی چیز کا ذخیرہ کرتے تھے اور نہ دشمنون کے دفع کرنے اور شکار مارنے کے اوزار بنانے آتے تھے جیسے کہ ابتک بعض جزیرون کی

جنگل مین اسی قسم کے جنگلی آدمی دکھائی دیتے ہین۔ پہلے جس قدر اونکی کثرت تھی اب اوسی تعداد
سے اونکی قلت ہے۔

بعد طوفان نوح علیہ السلام عقلی آزمایش جلب منفعت اور دفع مضرت نے ایسی حالت پر اونکو پہنچایا
کہ شرمگاہ کو جانورون کی کھال اور درخت کی چھالون اور پتّون سے چھپاتے اور گرمی اور بارش اور
سردی سے بچاؤ کے لیئے چھپّر بنالئے۔ دشمنون یا شکار کے لیئے لمبی سیدھی لکڑیون کے برچھے طیار کرلئے
بعض حیوانون سے کام لینے کے کچھ کچھ ڈھب سمجھنے لگے۔ پھر ضرورت اور تجربہ ترقی دینے لگا۔ اسکی زیادہ
تفصیل رسالہ رموز ہستی کی تیسری فصل کے دیکھنے سے مفصل عمدہ طور سے معلوم ہو سکتی ہے۔
جانورون کو انسان نے اہلی کب کیا اور اون مین پہلے کونسا اِس مین ہوا۔ اور اوسکے بعد دوسرا پھر تیسرا
وحشت سے مانوس ہوتا گیا۔ اسکی دریافت نہین ہوئی۔ چند روایتین اِس بارہ مین بیان ہوئی ہین جنمین
تحقیق طلب امور باقی ہین۔

کتا سب سے اول شمار ہوا ہے شاید اسے بغرض حفاظت اور شکار کے مطیع کیا ہو جس کی تقلید اب تک
کیجاتی ہے۔ اگرچہ بہت اشخاص نمود کے لیئے اسے پالتے ہین۔ عرصہ قریب پانچ ہزار برس کے گزرتا ہی
جبکہ ایشیا وغیرہ جزائر سمندر کے پانی سے ڈوب گئے تھے۔ اسکا وہی سبب تھا جو جوف زمین کی اندرجرارت
دریاے آتشین کی موجزنی سے سخت زلزلہ پیدا ہونے سے ہوتا ہے جس سے ہموار سطح ناہموار ہوجاتی ہی
اس سے سطح مرتفع ایشیا اور کچھ جزائر پست ہوگئے۔ یہان تک کہ بلند سے بلند پہاڑ بھی ڈوب گئے تھے۔ جب
پھر سطح مرتفع ہونے سے پانی اوتر گیا اور پہاڑون کے غارون مین کسی قدر رہ گیا اور اوس مین آبی جانور
بھی رہ گئے جنگلی ہڈیان اِس طوفان کی تاریخی خبر دیتے ہین پہاڑون پر سردی کے سبب محفوظ رہنے سے
انھین ہڈیون سے زمانۂ طوفان کے عرصہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ گرمی مین ہرشے بہ نسبت سردی کے جلد بگڑ
جاتی ہے بہت سی اشیا گرمی مین گلتی سڑتی اور سردی مین اوس کی بہ نسبت زیادہ عرصہ
تک اصلی حالت پر رہتی ہوئی دیکھی گئی ہین گلنے اور سڑنے مین گرمی بہ نسبت سردی کے زیادہ موثر ہے۔

سردی گرمی کے کم ہونے کو کہتے ہین یعنی جس قدر حرارت کم ہے اوسی قدر وہ چیز سرد ہے۔ یہان تک کہ جب
کسی سیّال چیز مین خصوصاً پانی مین ۳۲ درجے کی حرارت رہتی ہے۔ وہ حالت سیّال سے انجماد مین
آجاتا ہے اور ۳۲ درجے سے زیادہ حرارت مین وہ پگھل کر پانی ہوجاتا ہے۔ اور جب حرارت ۲۱۲ درجہ دیجائے
تو بخارے ہوائیہ ہوجائیگا۔ غرضکہ اجسام کا ہوائیہ ہونا زیادہ حرارت سے اور سیّال ہونا کمی حرارت سے منجمد ہونا
نہایت کمی حرارت سے خیال کرنا چاہیئے اور پانی کے انجماد کی حالت کو برف بھی کہتے ہین سو برف مین بھی ۳۲ درجے

کی حرارت موجود ہے۔

شمالی ملک مین ہرنون کا دودھ جب وہان کے لوگ بلوتے ہین وہ سردی سے جم جاتا ہے وہ جما ہوا دودھ مثل پتھر کے ٹکڑے کے انجماد کی حالت مین رکھا رہتا ہے اور ضرورت کے وقت اوسے چبا کر کھا جاتے ہین۔

برف مین ۳۲ درجے کی حرارت سے آگ کی چنگاریان مرئی ہوتی ہین ایسا کوئی جسم معلوم نہین ہوتا ہے جس مین بالکل حرارت نہ ہو۔ ہم تھوڑی سی فکر سے اوس سردی اور گرمی کو معلوم کر سکتے ہین کہ کوئی شے اوس مین اس عرصہ تک گلنے سڑنے سے محفوظ رہیگی۔

اور ایشیا اور جزائر کے غرق ہونے کو طوفان نوح کہتے ہین اس سے پہلے کی کوئی تاریخ نہین ہے نہ کسی بات کا پتا صحیح طور سے معتبر مین ملسکتا ہے۔ اس سے پیچھے کے چار ہزار برس تک کی تاریخ علاوہ ہندوستان کے اور ملکون کی ملتی ہے اور ہندوستان کی تاریخ تو مسلمانون کے حملے سے پہلے کی بھی نہین ملتی ہے مسلمانون کے حملے سے پہلے کی ہر بات خلاف قیاس بے پتہ نہایت مبالغہ کے ساتھ ہے جسکا کچھ ٹھور ٹھکانا نہین۔

بعد طوفان نوح کے دریاے جیحون کے سبزہ زار کنارون پر جو آبادی تھی اوسکے متفرق ہونے سے یوروپ اور ایشیا اور سب طرف زمین کی آبادی ہوئی۔ وہ خاص نشانیان جبکہ جسمانی طور سے آدمی کو دوسرے بڑے جانورون سے جدا کرتی ہین اوسکا سیدھے قد سے دونو قدمون پر چلنے بڑا مغز باقاعدہ کھلا ہوا چہرہ ہونے ارادے ہنسنے اور بولنے کے ممتاز مزاج ہین۔ وہ اپنے اخلاقی خیالات اور تیز طبیعت سے بہ نسبت اونکے بہت بڑھا ہوا ہے۔ ان تمام امور مین سے کلمہ اور کلام نہایت درجہ ممیز اور مفید نتیجہ آور ہے۔ جس کے ذریعہ سے بامداد عقل آغاز اور انجام کامون کا منصوبہ کر سکتا ہے۔ ایک نسل کے اون تجربون سے جو بہت مشکلون سے حاصل ہوئے ہین دوسری نسل کے آدمیون کو میراث پہونچتی ہے۔ شایستہ آدمیون نے اس علم اور تجربہ کے ارث سے نہایت ترقی کی ہے جس کا جنگلیون کو تاحال خیال تک بھی نہین ہے اور جس نے کہ شایستہ آدمی کو ناشایستہ یعنی جنگلی سے بہت کچھ ممیز کر دیا۔

جسمانی بناوٹ مین آدمیون کی تمام قومین یکسان ہین۔ تمام خاص ہڈیان اور ذاتی عضو اور نس ٹھیک یکسان ہین۔ صرف قد مین فرق ہے اور بہت ہی کم فرق چہرہ مین ہے اور مختلف قومون مین ایک ہی بیماری ہے اور ایک ہی طرح کے زہر اون پر اثر کرتے ہین۔ خاص فرق ظاہرا مقابلہ مین خفیف ہے اور جو بنظر تعمق دیکھا جاوے تو کوئی چیز دوسرے سے نہین ملتی کل اشیا مین مغایرت اور فرق اور امتیاز ضرور ہے۔

اجسام نامیہ دنیا پر کیونکر پھیل گئے؟ یہ دقت طلب سوال ہے بہت سی اقسام نباتات ایک جنس کی سب جگہ پائی جاتی ہین- اسی طرح انسان سب جگہ ملتے ہین- اسکا سبب غالباً یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانی اور ہوا کی رفتار نے نباتات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچایا- اور انسانون کو آپس کی مخالفت نے متفرق کیا- اور ایک قوم دوسری قوم کو دباتی ہوئی انتہائے خشکی پر لے گئی- وہان سے سمندر مین سلامتی جان کے لئے کشتون پر بیٹھکر جزائر مین پہونچے اور آباد ہوئے یا عالم نامیہ پہلے سے جو جو سطح زمین پر کہین جگہ ہے اوسکا وجود اوس فطرتی طریقہ پر ہو جسکی کیفیت لکھی گئی ہے اور امریکا کی آبادی جاپان کے کسکنڈ کا کیفر (؟) پہنچے جانے یا اوسی طرح پر ہوئی ہوگی- اور کم و زیادہ کی آبادی کی وجہ کیفیت زمانی اور مکانی سے وجہ خوراک جانور پہاڑ دریا کی کمی بیشی پر منحصر ہے- بغرض وضاحت خیال کرنا چاہیے کہ حیوان ایک جنس ہے اور جنس کی انواع مین سے انسان ایک نوع ہے- اور کالے پیلے سفید اوسکی اصناف ہین اور زید و عمرو و بکر اوس کے افراد ہیں نوع انسان کی اصناف ہین جتنی اوسکی افراد ہین ایک دوسرے سے نہین ملتی- کچھ کچھ وضع- بول چال طرز طریق انداز ادا- خط و خال کا فرق ضرور رکھتے ہین- یہ حالت کچھ انسان کی ہی نہین ہے بلکہ حیوان کی اور اوس کے ماتحت عام انواع کی ہے کسی نوع کے افراد مین سے کسی فرد کو بغور دیکھو گے تو کچھ نہ کچھ فرق پاؤگے- یہ مسئلہ ایسا بسیط ہے کہ حیوانات کے سوا کل نباتات مین اوس کی انواع اور اصناف مین سے ہر فرد مین فرق موجود ہے اور یہی حالت جمادات کی ہے-

دور کی بات کیون خیال کرین اپنے گھر کے آدمیون اور جانورون اور بدن کے لباس اور عام گھر کے استعمال کی چیزون ہی کو دیکھین جو دوسرے گھر کے آدمیون اور جانورون اور عام گھر کی چیزون سے نہین ملتے- نہ اون کے آپس مین اتحاد ہے- خواہ حقیقی بھائی ہی کیون نہ ہون- یا ایک سانچے سے کیون نہ کوئی چیز نکلی ہو-

اس بیان پر ایک ذی علم اس طرح معترض ہوا کہ ایک سانچے کی ڈھلی ہوئی گولیان بالکل مطابق- بلا امتیاز ہوتی ہین- اس پر مین نے بذریعہ خوردبین فرق بتا دیا جو ایک ذرہ کی برابر اون گولیون کا نہایت ہی مغائرت اور فرق آپس مین رکھتا تھا-

باعتبار زیادہ فرق کے خاص چمڑے کا رنگ- بالون کی بناوٹ کھوپڑی کی وضع اور صورت چہرہ کے تین قسم کے آدمی ہین- کالے- پیلے- سفید- کالون کو حبشی یا غیر مہذب کہتے ہین جو چار قسم کے ہین- اول جنگلی یا حبشی- دوسرے زولو- تیسرے اسٹریلیائی- چوتھے حبشی- پیلون کو منگولی نامزد کرتے ہین- اون کی اقسام بھی چار ہین- اولاً ترکی ثانیاً چینی ثالثاً ملایائی- رابعاً شمالی امریکا

والے۔ سفید فو قاسی مشہور ہین۔ جو پانچ قسم پر منقسم ہین۔ یکم۔ قاسی۔ دیگر سے البانی۔ سوم قدیم جرمنی
چہارم ہندی۔ پنجم عربی۔ یہ تیرہ قسم ہوئین۔ ان کے آپس کے میل سے اور بہت سی نسلین اور قومین
نکلتی ہین۔ انکی بولیان بھی مختلف اقسام پر ہین۔ بعضی زبانین ایسی ہین کہ بوجہ اختلاف ایک دوسرے
سے مطلق نہین ملتین۔ اور بعضے کم و بیش ملتے ہین۔ بعضے بباعث اتحاد زیادہ ملتی ہین۔
جب بچہ آدمی کا بولنے لگتا ہے پہلے۔ آ۔ ا۔ تم۔ پ۔ پھ۔ د۔ ٹ۔ تت۔ کھ۔ بب۔ گ۔ چ۔ مم۔ نم
وغیرہ حروف اور الفاظ موتھ سے نکالتا ہے۔ پھر اپنے خاندان کی بولی سُن سُن کر بولنے لگتا ہے زبانون
کی تعداد ہزارون تک ہے۔ بعض ایسی ہین جنکے الفاظ مفرد ہین۔ اور بعض زبانین مرکب الفاظ کی ہین جو
کمی و بیشی سے مفرد بن گئی ہین۔ اور بعض ایسی ہین جنکے جملون کے الفاظ دوسری زبانون سے ملائے گئے
ہین اور بعض ایسی ہین جنھین چند زبانون کا مجموعہ کہتے ہین اور بعضی زبانون مین فقط کوئی لفظ گھٹا بڑھا کر
بولنے کا فرق ہے ورنہ اصل مین ایک ہین۔ اور اختلاف اصلی زبانون سے حال کی زبانون کا مختلف فرقۂ
انسان ممالک متفرقہ کے میل ملاپ سے زیادہ ہوتا جاتا ہے اگر سو برس مین زبان کی تبدیلی کی ابتدا
سمجھی جاوے تو ہزار برس مین انتہا سمجھنا چاہیئے۔
بجز انسان کے عموماً کل حیوانات کو اونکی جلد اور پرون کے اعتبار سے گرمی بارش سردی کے بچاؤ
کے لیئے قدرت سے لباس ملا ہے۔ گرم ملکون کے حیوانات کو اکثر پر اور ریشم مثل گرمی کی پوشاک کے
سفید ہے اور سرد ملکون کے حیوانون کو کثرت کے ساتھ خاکی اور سیاہ عطا ہوئی ہے جو سردی مین
لبادہ اور بارش مین باران کوٹ کا کام دیتی ہے۔ انسان ان سے محروم ہے۔ وجہ یہی ہے کہ قدرت نے
اوسے عقل یعنی سمجھ عطا کی ہے۔ جس سے یہ اشرف المخلوقات کہلایا اور سب پر غالب ہوا۔ اور بھوک
پیاس محنت گرمی۔ سردی۔ بارش اور ہر قسم کی تکلیفون سے اپنے تئین بچایا۔
(البتہ جو کام قدرتی ہین جیسے دن رات کا سورج کے طلوع یا غروب سے ہونا۔ یا چاند کا نقص و کمال یا مینھ
کا برسنا وغیرہ اس مین ناچار ہے۔) تاکہ اوسی سمجھ کے ذریعے سے خود اپنا لباس آپ بنا دے جس سے
سردی بارش گرمی مین محفوظ رہے۔ حالانکہ انسان ایسی خاصیت سے بنا ہے کہ سب طرح کی
تکلیفین سہہ سکتا ہے بلکہ اوس کے موافق آپ بنجاتا ہے اور جہان تک ہو سکتا ہے اوس کی بدولت
آرام کی صورتین اوسی حالت مین پیدا کرجاتا ہے۔ ضرورت سب چیزون کی ماں خیال کی جاتی ہے
یہ ایسی سمجھ کو اوس کا معلم کرلیتا ہے۔ اگر ایسی سمجھ اوس مین نہ ہوتی تو قدرت اوسے بھی مثل دیگر
حیوانات کے پشم اور پر عطا کرتی۔

اگرچہ شائستہ آدمیون مین سمجھ کا فرق ضرور ہے۔ انسان نے رفتہ رفتہ جو لباس ضرورۃً اختیار کیئے وہ کئی طرح کے ہین۔ چین یورپ۔ ہند۔ افریقہ۔ عرب۔ فارس وغیرہ ممالک وجزائر کے آدمیون کے دیکھنے سے لباس کی اختلافی حالت بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ منجملہ لباسون کے ایک کو فطرتی سمجھنا چاہیئے جس کی وجہ سے ستر بدن کو چھپاتا۔ سردی اور بارش کی مدافعت کرتا ہے۔

تمیزدارون کے علاوہ غیر مہذب۔ جنگلی۔ پہاڑی گرمیون مین ستر کے لیئے لنگوٹی۔ سردی مین گودڑا یا کمبل۔ یا آگ کی گرمی سے سردی دفع کرتے ہین۔ اکثر وحشی اقوام بھیل وغیرہ بجز ستر عورت برہنہ رات کو لکڑیان جلاکر اوسکے گرد کروٹین بدلتے سویا کرتے ہین۔ اور دن مین سورج کی دھوپ یا معمولی کام کے سبب سردی کی کچھ پرواہ نہین کرتے۔

دوسرا لباس عادت اور رواج کا ہے کہ کسی ملک یا قوم کے لوگ جیسا لباس استعمال کرتے ہین اون مین سے ہر ایک اوسکا پابند ہوتا ہے۔ چنانچہ دنیا کے تمام ملکون اور قومون کا لباس ایک دوسرے سے ممیز ہے فقط کشور ہند کے مختلف اضلاع کے باشندون کے لباس پر خیال کرو ایک کا دوسرے سے نہین ملتا۔ آپس مین فرق رکھتا ہے۔ اگرچہ ایک کی نظر مین دوسرے کا لباس کیسا ہی بہنگم اور بھدا معلوم ہو مگر اوس کو اپنے ملک اور قوم کی نظر سے اچھا معلوم ہوگا۔ ایک اوسط درجہ کے رئیس کے یہان مجھکو کچھ عرصے تک قیام کرنے کا اتفاق ہوا۔ اونکے یہان معمول تھا کہ دیوالی کے بعد سردیون کا اور بسنت کے بعد گرمیون کا لباس استعمال ہوتا تھا۔ اوس سال دیوالی بعد گرمی تھی مگر وہ سردیون کی لباس سے دقت اوٹھاتے تھے اور بعد بسنت اولے پڑے جس سے سردی سخت پڑنے لگی مگر اونکی پاس لباس گرمیون کا تھا اوس سے سردی کی تکلیف پاتے۔

مینے کہا دیوالی کے بعد گرمی ہونے پر سردی کا لباس اور اب سردی مین گرمی کا لباس آپ زیب تن کرتے ہین اس سے تکلیف ہوتی ہوگی؟ تو جواب دیا کہ ہمارے یہان ایسا ہی قاعدہ ہے اور موسم کی حالت بھی عارضی ہے۔ پھر اوس قاعدہ کی پابندی جو ہمیشہ سے خاندان مین چلی آتی ہے اوسکے برخلاف کرنا نہایت بری بات ہے۔ دو چار دن کی تکلیف کسی سال مین کمی بارش سے گرمی کی یا اولا پڑنے سے سردی کی کچھ اصل نہین رکھتی۔ بہ نسبت اسکے کہ ایک قاعدہ کی بات توڑ دین۔

تیسرا مذہبی لباس ہے جس سے اوس مذہب کے موافق تقدس اور بزرگی جو سبب نجات کا سمجھا جاتا ہے ظاہر ہو۔ چنانچہ تمام مذہب کے پیشوا مذہبی پیرایے مین رہتے ہین۔ چونکہ مذہب بہت سے ہین ہر ایک کے لباس کا ڈھنگ نرالا ہے۔ اونمین بعض کی ایسی حالت ہے جیسے دیوانون کی ہوتی ہے۔

جس حالت کو مذہبی جون کہنا خلاف واقع ہوگا۔ ایک سادھو کو مینے دیکھا جس کے سر پر مور کے پر دن کی ٹوپی تھی یعنی نیچے کا حصہ ٹوپی کے حلقہ کی مانند اور اوپر تین تین چار چار فٹ حلقہ دار پر کھڑے ہوئے تھے اوس ٹوپی سے اسکی شکل تماشے کے لیئے ایسی بن جاتی تھی کہ لڑکے اوسکے ساتھ پھرا کرتے۔

مینے اوس سے اسطرح کی ٹوپی پہننے کی وجہ دریافت کی۔ جواب دیا کہ ایسی ٹوپی سے پرمیشر خوش ہوکر بخشدیتا ہے۔ کرشن اوتار نے ایسی ٹوپی گئوئین چراتے ہوئے استعمال کی تھی۔

جنگلی سادھو اپنے سرون پر بہت سے دیوتاؤن اور جانورون کی مورتین اسی خیال سے باندھے رہتے ہین۔ ایک سادھو اپنے جسم کو شیر کے رنگ کی مانند ہر روز رنگتا اور ایک مصنوعی چہرہ شیر کا منھ پر باندھ لیتا۔ مین نے اوس سے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ نرسنگ اوتار کے روپ سے مکتی ہوتی ہے۔

آر محرّم کو ایک شخص بندر بنا اور اپنے گلے کی رسّی اپنے بیٹے کے ہاتھ مین دی جو منھ کو خاک آلودہ کیئے سبز کفنی پہنے تھا۔ اس تکلیف کی وجہ یہ ظاہر کی کہ عاشورہ مین اس سوانگ سے بیڑا پار ہوجاوے۔ ہنوز مذہبی لباس سطح زمین کے دیکھے جاوین تو عجب تماشا نظر آوے۔

آج تھے وضع داری اور نزاکت کا لباس۔ خواہ اوس سے تکلیف ہی ہو مگر نہ استعمال کرنا خلاف وضعداری اور نزاکت کے ہے۔

ایک میرے دوست عمدہ قسم کی تن زیب کا انگرکھا جو نہایت باریک سلا ہوا گرد سوزنکاری کا عمدہ کام تھا پوس کے مہینے مین پہنکر آئے اور کہا باغ کی سیر کو چلو۔ مین نے کہا اس وقت ابھی سردی معلوم ہوتی ہے تم باغ مین سردی کی تکلیف پاؤگے اور وقت غروب سردی زیادہ ہونے سے کانپوگے یا سکڑوگے۔ اسلیئے یہ اونی چادرہ اوڑھ لو۔ اوس نے کہا باغ مین اور آدمی بھی سیر کنان ہونگے اس اونی چادر کی انگرکھے کی نسبت کچھ بھی وقعت نہین اور مجکو سردی بھی معلوم نہین ہوتی اگرچہ اوسوقت میری طبیعت جانے کو نہین چاہتی تھی۔ مگر اونکی خوبی لباس سے اونکی حقیقت دیکھنے کے لیئے ساتھ ہولیا۔ باغ مین جاتے ہی سردی لگنے لگی۔ لیکن مجھ سے کہا کہ نہین لگتی ہے۔ وقت مغرب وہ کانپنے لگے۔ یہانتک کہ اون سے بات بھی نہین کی جاتی تھی۔ مین نے کہا کہ بانات کا چغہ پہن لو۔ یہ منظور نہ کیا ایک آدمی ساتھ دیکر اونکو اونکے مکان پر پہونچایا۔ صبح کو سُنا کہ وہ تپ مین مبتلا ہین چند روز بعد آرام ہونے پر ملے اور کہنے لگے کہ لرزہ سے تپ آگئی تھی۔ اس لیئے سردی لگی سردی کے کپڑے نہ پہنے کا سبب نہ سمجھنا چاہیئے۔

آودے پور شہر کوٹ کے دروازہ کشن پول کی طرف ڈوب سڑک کے دو رویہ درختوں کے نیچے لگائی جاتی تھی اوسکی درستی دیکھنے کے لیئے مین بعد عصر وہان گیا۔ ہوا کچھ زیادہ چل رہی تھی۔ دو آدمی بیبلی گنیظرف کے (جو اپنے تئین منشی اور شاعر ظاہر کرتے تھے) ملے جنکے سرون پر بہت ہوئے بال چھکتے تھے۔ شاید گوند کے پانی سے جمائے ہونگے۔ اور چھوٹی ٹوپیان معکوس کشتی نما غالباً تین تین انچ عرض اور پانچ پانچ انچ طول مین ہون گی اونکے سرون پر تھین ہوا سے نہ اوڑنے کے سبب ایک ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھکر سر پر سے ہاتھ اوٹھا سلام کیا اوسی وقت دونو کی ٹوپیان اوڑ گئین۔ آگے آگے ٹوپیان سڑک پر لڑکتی جاتی تھین اور پیچھے پیچھے اونکے پکڑنے کو تیز قدم وہ چلے جاتے تھے۔

اس قسم کے بیہودہ بانکپن اور نزاکت کے لباس کے ایسے بہت سے مضحکے دیکھے گئے۔ انسان کی بناوٹ پر جب غور کیا جاتا ہے تو وہ لباس مناسب معلوم ہوتا ہے جو یوروپ والے یا رومی استعمال کرتے ہین۔ اونکے سوا دوسرے ملکون کے لباس مین چندان موزونیت نہین ہے۔

بعضون نے جسم انسان کو معکوس درخت سمجھا ہے۔ سر جس مین بال ہین بمنزلہ جڑ اور ریشون کے ہے۔ سینہ سے تا کمر تنہ ہے اور ہاتھ پاؤن شاخین۔ لہذا سر پر عمامہ یا پگڑی یا کلاہ ٹوپی چاہیئے۔ باقی لباس ایسا ہو کہ جس سے سینہ شکم اور ہاتھ پاؤن مستور رہین۔ نہ ایسا فراخ جو زیادہ کپڑا چارون طرف لٹکتا رہے یا تنگ اور چسپیدہ جو بدن سے چمٹا رہے۔ اور تنفس اور دوران خون کو روکے۔ نہ ایسا جو کپڑا زیادہ ہو اور پھر بھی جسم کھلا رہے جس پر مثل صادق آوے۔ (بیس ہاتھ کی ساڑی آدھی ٹانگ اوگھاڑی) غرارہ دار یا چسپیت پائجامہ اور دھوتی اور تنگ نیچے یا اونچے کرتے اور جو عورتون انگرکھون کا گھیر اور سبک ٹوپیان جو ہوا سے اوڑ جاوین موزون نہین۔

مہاراناشنبھو سنگھ جی بیکنٹھ باشی جو فارسی پڑھتے تھے اون کے ہمرکاب شکارون مین میرا ساتھ رہتا اس لیئے ہوتا تھا کہ اوڈیون (شکارگاہ) مین ناکا ہونے تک کتابون سے شغل تعلیم رہے۔ چنانچہ ہمیشہ جاڑون مین میرے پائجامے اور چوغے اونکو پسند آتے رہے جس طرح زبانون مین الفاظ کا اختلاط ہوتا جاتا ہے اوسی طرح لباس کی حالت ہے جس طرح تجربون سے سمجھ کو ترقی ہے ویسے ہی معیشت کی حالت ہمیشہ درستی اور عمدگی پر آتی جاتی ہے۔

تمام انسان کسی نہ کسی مذہب کے پابند پائے جاتے ہین۔ مذہب دنیا مین بہت سے ہین اور ہر ایک آدمی سب مذہبون مین سے اگرچہ کسی مذہب کی پابندی رکھتا ہو لیکن اپنے مذہب کو سب مذہبون سے افضل اور اعلے اور اپنے تئین ناجی۔ دوسرے مذہب والے کو ناری سمجھتا ہے۔

ابیات

ہر کسے را در خورِ مقدارِ خویش ✣ ہست نوعے خوشدلی در کارِ خویش ✣ میکند اثباتِ خویش و نفیِ غیر ✣ چہ امام صومعہ چہ پیرِ دیر ✣ تمام مذہب کی اصل اصول چار مذہب ہیں۔ ایک مذہب توحید جسے دیوٗ اسم کہتے ہیں۔ یہ وہ مذہب ہے جو ایک ہی خالق کو جانتے مانتے ہیں سے یکے دان یکے بین و یکے گو سے ✣ یکے خواہ و یکے خوان و یکے جو سے ✣ پر عمل کرکے ادسی ایک کی عبادت کرتے ہیں۔ خالق اور مخلوق میں فرق واجب الوجود اور ممکن الوجود کا سمجھتے ہیں لا معبود فی الخلق الا الخالق کے مقر ہیں۔ دوسرا ہمہ اوست کا مذہب ہے جسے پینتھیو اسم بھی کہتے ہیں یہ وہ عقیدہ ہے کہ یہ سب عالم خدا کا بدن ہے۔ خالق اور مخلوق میں کچھ فرق نہیں۔

رباعی

حق جانِ جہان است و جہان جملہ بدن	اجناس ملائکہ حواس این تن
اجرام عناصر و موالید اعضا	توحید ہمین است و دگر ہا ہمہ فن

رباعی

گر در دلِ تو گل گزرد گل باشی	ور بلبلِ بے قرار بلبل باشی
حق کل بود و تو جزو اگر روزے چند	اندیشۂ کل پیشہ کنی کل باشی

انکا خیال لا موجود الا ہو کا ہے۔ تیسرا مذہب بت پرستی۔ جسے ہیتھیو دیوٗ اسم کہتے ہیں۔ اس مذہب میں بہت سے خدا اور خالق ماننے پڑتے ہیں جیسے ہندوستان میں رامائن اور مہابھارت اور یونان میں الیاڈسی ہومید اکی قدیم کتاب وید کی ۳۳ دیوتا انھیں پرانون کی بدولت ۳۳ کروڑ ہوگئے۔ علاوہ موہوم دیوتاؤن کی حیوانات نباتات جمادات میں سے اکثر دیوتا ہیں۔ اسی طرح قدیم مصریون کے بھی دیوتا تھے۔ ہندوستان میں ہند و مرد ہو یا عورت۔ لڑکا ہو یا لڑکی۔ بچہ ہو یا بچی کُلّہم ۲۶ کروڑ ہیں۔ اگر ہر ایک۔ ایک ایک دیوتا خدا اگا؂ کو مانین تو ۲۶ کروڑ دیوتا بچینگے۔ اور اگر دو دو دیوتا مانے جاوین تاہم ایک کروڑ دیوتا باقی رہینگے۔ صحیح طور سے بلا تکرار تقسیم ہونے میں ۲۶ کروڑ پرستار اور بڑھنا چاہیین۔ تب قسمت پوری ہوگی۔ چوتھا مذہب دہریہ کا جسے ناستک یا چارباگ کہتے ہیں۔ انکا عقیدہ ہے کہ خدا تعالےٰ نہیں ہے اور نہ کوئی خالق عالم ہے۔ بجز عنصرون کے کچھ موجود نہیں۔ انھیں عنصرون سے سب موجود ہوئے۔ جو چیزین معلوم ہوئیں اون کا وجود بے شک ہے۔ معقولات پر اوسی حالت میں یقین کرتے ہیں اور جب فہم و فراست۔ برہان قاطع اور دلیل ساطع سے تصدیق صفت اچھی طرح سمجھا دے ورنہ موہوم ہیچ ہے۔ پس اون کے نزدیک بہشت و دوزخ اور بعد مرگ عذاب ثواب کچھ نہیں۔ ثمرۂ زندگی نہ ایذا دہی اور فائدہ رسانی خلائق لعنام آوری و معیشت بھی ہے۔

رباعی

زاہد بہ نماز و روزہ ضبطے دارد
ساقی بہ مے صہ سالہ ربطے دارد
معلوم نہ شد کہ یار مصروف بکیست
ہر کس بہ خیال خویش خبطے دارد

اسی طرح حکومت کے اصول بھی چار ہین - اول شخصی جیسی آشیا کی سلطنتین - دوسری آئینی - جیسے انگلستان کی - تیسری جمہوری جیسے امریکا کی سلطنتین - چوتھی مذہبی جیسے تبت کی سلطنت - ہر ایک آدمی اِن اصول کے سلسلون سے مسلسل ہے - اور جو ان سے آزاد ہین یا تو وہ نرے وحشی ہین یا دیوانے بعضون کا ایسا خیال ہے کہ

رباعی

در دائرۂ این کرہ بے پایان
یا با خبری از خود واز ہر کہ بود
برخورداری دو نوع آدم زادان
یا بے خبری از خود واز ہر دو جہان

مگر یہ خیال قابل تسلیم نہین کس لیئے کہ حقیقت مین تیسرے مصرعہ کے موجب علماء بمدارج سب مین افضل ہین زان بعد بمدارج وہ لوگ جو عالم نہین ہین - پس انسان چوتھے مصرعہ کے مانند جو ہین وہ کالانعام بل ہم اضل (مثل چارپایون کے بلکہ اون سے بھی زیادہ گمراہ ہین) اگرچہ انسان مکلفین مین سے ضالّین - اور منکرین کے حق مین یہ آیت مخصوص ہے - مگر تعمیم کے سبب ان پر بھی حاوی ہے - کس لیئے کہ ناموس اکبر سے ضلالت اور انکار خاص ہے بہ نسبت اسکے کہ عموماً اپنے سے اور تمام سے ضالّ (بے راہ) اور منکر (بے خبر) ہو اگر یہ حالت اختیاری ہو جب تو بلاشبہ داخل آیۂ شریفہ ہین - اور بے اختیاری سے ایسی حالت جنگلی اور دیوانگی کہلاتی ہے - غرض ان دونو حالتون مین سے کوئی حالت محمود نہین ہے بلکہ مذموم ہے -
اب رہا یہ سوال کہ انسان ہوکر حیوانون کی مانند یا اوس سے زیادہ گمراہ کس لیئے کہے گئے ؟ اس کا جواب یہ ہوگا کہ یہ ایک تو اس سبب سے کہ حیوانات جس طرز پر پیدا ہوئے اوسی موجب زندگی بسر کرتے ہین - اور انسان جس روش پر یہ مخلوق ہوا اور جو بلکہ اعلے مرتبہ پر پہونچنے کا سمجھ سے اوس کو عطا ہوا اوس پر نہین بلکہ مثل انعام کے ہے - دوسرا سبب یہ ہے کہ حیوانون کی طرز معیشت سے بھی اوس کی حالت ابتر ہے حیوانات اپنے کھانے کی خوراک کو اپنے رہنے کی جگہ کو - اپنے بچون کی حفاظت اور پرورش کو اپنے دوست کے ملتفت کو اپنے دشمن کے ضرر کو - اور کئی علامتین پہچانتے ہین اور اپنی فطرتی حالت پر قائم ہین - اور انسان بے راہ بے خبر بدتر از حیوان ہے - جو خود مختار اور مامور ہوکر انسانیت کے بلند درجون کو بے بیخبری اور مدہوشی سے بد اعمالی کے سبب چوپایون سے بدتر خواری کے گڑھے مین گرے ہوئے ہین

اغلاط نامہ رسالہ اسرار قدرت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱		ہوالقادر	۱۷	۸	جسکا مقام زمین کے	جسکا مقعر زمین کے
؍؍	۶	احیا نا	احیا تہا	؍؍	۱۴	اور ۵ ۴ میل	اور ۵ ۵ ۴ میل
؍؍	۸	مسایل	مسائل	؍؍	۱۶	کہ نسبت زمین کے	کہ بہ نسبت زمین کے
۳	۵	مقام مالعد	مقام مابعد	۱۹	۱۰	بشیمار ہین	بے حد ہین۔
؍؍	۱۸	دکہائی دینا	دکہائی دیتا	۲۱	۶	دے ہین	دیتے ہین
۴	۱۵	گری برابر	گرمی برابر	۲۴	۱۴	جسکی توصیح	جسکی توضیح
۵	۱۳	ہواس جو	ہوامین جو	؍؍	۶	ربع دایرے مین	ربع دایرے مین
؍؍	۱۵	کولائی کی دوری	گولائی کی دوری	؍؍	۱۳	واقع المرکز	دافع المرکز
؍؍	۱۷	کوئی بڑے مخلف	کوئی بڑے مختلف	۲۵	۲	مادہ زمین	جذب زمین۔
۶	۳	جہان کہین متخلخل	جہان کہین تخلخل۔	۲۵	۳	کہاتے ہین	گہماتے ہین۔
؍؍	۱۹	ایک خالی	ایک خالی۔	؍؍	۱۹	حار دوری پر	چہار دوری پر
۷	۵	۔ مدا ہوتا ہے	پیدا ہوتا ہے۔	؍؍	۳۰	دس ہزار	دس ہزار
؍؍	۹	اوسکی مزاحم ہوئی	اوسکی فراحم ہوتی اور	۲۶	۱۳	لکڑی پانی سے	لکڑی
؍؍	۱۷	کہنچی ہے	کہنچتی ہے	؍؍	۳۰	فوت کہائی	[illegible]
۸	۱۷	حواس سے	حرارت سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	۱۳	ہوتے سے	ہونے سے	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اوچہا [illegible]
؍؍	۱۹	سالانہ مدار پر	مدار سالانہ پر				اورہ [illegible]
؍؍	۲۱	پر دیا ہے	پرویا ہے	۲۹	۷	نیلا تہوتہ پیتل	پیتل
؍؍	؍؍	نارنگی کے بیچ گردش	نارنگی کے بیچ کی گردش	؍؍	۹	حصر	حصر کے
۱۲	۱۵	مغربی گوسے	مغربی گوشہ سے	؍؍	۱۱	اجرام دوطور کے	اجرام دوطرح کے
۱۳	۲۱	ہوا ہی ہے	ہوا ہی سے ہے۔	؍؍	؍؍	جوہرتا تیا	جوہرتا نیا
۱۴	؍؍	کرسکتی ہے	کرسکتی ہین۔	۳۱	۱۶	ہی اک کائنات مین	ویسے ہی اس کائنات مین
۱۵	۹	اور یہ آہستہ چلیگا	اور بآہستہ ٹہریگا۔	۳۳	۱۰-۱۱	عقاید کے سو مسئلے	عقاید کے سو مسئلے۔ حصا قاضی۔ شراب خانہ خراب
۱۶	۷	ہوا ۹۰ میل	ہوا ۹ میل				فقط

اغلاط نامہ رسالۂ قدرت الٰہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	١٧	متفرفہ	متفرقہ
٦	٩	پانی کو ملادیگی	پانی کو آپس مین ملادیگی
١١	١٥	حالت پہاڑون کی	حالت بلند پہاڑون کی
٢٠	٣	سعفہ	سحفہ
٢٢	٣	٢٥ سزرار	٢٥ ہزار
٢٣	١٤	تقریر سے رفع	تقریر سے تکرار رفع
٢٣	١٠	وراصل	دراصل
٢٤	٢٥	حسال	خیال
٢٦	١٣	حولات	حیوانات
٣١	١١	در بلبل	درپلبل
٣١	١٣	بہودیوا سعم	بہودیواسم
٣٢	٩	رادان	زادان
٣٢	١٣	سائلین	ضالین

جنکی بُری حالتین ہمیشہ دیکھنے کے سبب تمثیل سے مستغنی ہین اور جو مجبور و معذور ہین اونکا مختصر
بیان یہ ہی کہ آدو مپور مین جو محتاج خانہ ایک محتاج کو کدو کا چھلکا بھوک سی کھاتا دیکھ کر ملینی قائم کیا اور اوسمین
کئی دیوانے اقسام جنون کی حالت مین محصور رہتے تھے اونکے ایک بہنگی کی حالت مین ہاتھ مین پتھر لیکر اوپر
کو دیکھتا ہوا تمام دن چکر کھاتا رہتا اور ایک وزنا چنا گاتا رہتا کسی کی سننے دیکھنے سے مطلب نہین رکھتا۔ ایک
بیحس و حرکت خاموش بمصداق مصرعہ یا بیخبری از خود و از ہر دو جہان ہو بیٹھا رہتا چھپر کے گرنے سے مر گیا مگر جنبش
تک کی ورنہ مثل دوسرے پاگلون کے وہ بھی باسانی نکل جاتا۔ اور ایک رات دن گالیان دیتا رہتا بعضون کو نہایت
دقتون سے کھانا کھلایا جاتا ہی۔ ایک کو جب تک کہ چھپکلی۔ گرگٹ۔ گلہری۔ چوہا وغیرہ مُردہ زندہ یہانتک کہ بول و براز
مل جاتا اونکا فوراً کھا جانا معمولی کھانے پر مقدم تھا کسی دن سرکاری شیرینی آجاتی وہ نہ کھاتا اپنی مرغوب غذا کا
منتظر رہتا اور نہ دیکھی ولی کھاتا۔ اور ایک کی جب ضرورۃً زنجیر کھولتے پاس باوڑی عمیق ہو نیسے تھوڑی غفلت پر موقع
پاکر اوس مین فوراً دوڑکر کود پڑتا۔ ایکے سوا چند اور تھے اونکی اس قسم کی حیرت ناک حالتین غایت درجہ
رحم اور افسوس دلانے والی تھین پھر وہ کیونکر برخوردار سمجھی جائین۔ موجودات مین تمام چیزین اپنی اپنی
ذاتی اور صفاتی اوضاع و اطوار سے جیسے کہ چاہئین ویسی ہی ہون تب تو وہ کامل گنی جائینگی ورنہ ناقص
انسان کو جنس حیوانات مین تفوّق اور فضیلت عقل سے ہی اور اسی جوہر بے بہا سے عام خیالات تصورات
اور تصدیقات کے خواہ بدیہی ہون یا نظری۔ ذہن مین پیدا ہوتے ہین اور اسی نے انسان کو انسانیت سکھائی
ہے اور جو اس سے محروم ہین وہ فقط صورت سے انسان نہین ہوسکتے ہین۔ اور جو مُراد (یا بیخبری از خود و از
ہر دو جہان) سے ترک ہواے نفسانی اور ما لایعنی یا محویت بذاتِ حق (عاشق آن نیست کو بوے وصال
نقد جان را بد لستان بخشد ⁂ عاشق آنست کو بترکِ مُراد ⁂ ہر چہ ہست است رائگان بخشد ⁂)
ہو تو لاریب وہ عاقل اور برخوردار بلکہ افضل الناس ہین۔ رحمتِ الٰہی اس فرمان سے داعی ہی۔ ابیات

زسوداے جہان بگذر اگر سوداے ما داری	ہواے خویشتن بگزار اگر مارا ہوا داری
مشو دائر غزبز من بیا نزدیک من بنشین	چرا بیگانہ میگردی نشان آشنا داری
خرابات است ما سرمست و ساقی جام می در دست	ازین مجلس کرنیزی گر بگو عزم کجا داری
ندیم بزم شیدا شو اگر فردوس مے خواہی	فنا شو از وجود خود اگر شوق لقا داری
فدا کن جان اگر خواہی کہ عمر جاودان یابی	حریف اہل عرفان شو اگر نورِ خدا داری

اس جانب کی تحقیق جنگلی نیق ہی وہ انہین ہین جو دیوانی یا مکاب بہنگی او مستی مین عوام کی نزدیک مجذوب
یا خدا رسیدہ سمجھی جاتی ہین بیت جم جامِ جم از طینت کان دگر است ⁂ تو توقع ز گِل کوزہ گران میداری ⁂ فقط ⁂

خاتمہ

اس رسالہ کے ناظرین سے مولف کی التماس ہے کہ عقل ہی آدمیت ہے اور علم ہی قوت ہے جنکا دل ماہیت موجودات کی معلومات مین لگتا ہے تو بے شک اونکو ایسے رفیق مونس ملجاتے ہین جو ہمیشہ اوسکو زندگی مین فرحان اور شادان رکھین گے مطالعہ رسالہ رموز ہستی تصنیفات کمترین سے جس مین بیش قیمت ادق مسائل طبعی اور حکمت الٰہی کے درج ہین ناظرین کی دلچسپی سے ویسی مرادین حاصل ہوسکتی ہین اور اس رسالہ کے بہت سے مسائل جنکے سمجھنے مین دقتین اور مشکلین ہین وہ باسانی حل ہوجائین گی - فتبارک اللہ احسن الخالقین -

تالیفات مولف ہذا

[۱] رموز ہستی - [۲] قدرت الٰہی - [۳] اسرار قدرت - [۴] جلوہ کائنات - [۵] نظارہ عالم - [۶] تاریخ کلیانی - [۷] سوانح عمری - [۸] مختصر تاریخ راجپوتانہ - [۹] کنز الاخلاق لاہل الآفاق - [۱۰] سرکوب بدعت - [۱۱] شگوفہ البستان مذاہب - [۱۲] لقمۂ نور - [۱۳] مسلمانی کی چالیس باتین - [۱۴] چہل آیت - [۱۵] رسالہ شبرات - [۱۶] تلخیص امور - [۱۷] جواب شافی - [۱۸] شراب خانہ خراب - [۱۹] عصائے قاضی - [۲۰] صد مسائل عقائد رحمانی -